نمبر ۶۹ | مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ رجب ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ قبل از جمعہ دارالامان میں تشریف لائے - خطبہ جمعہ فرمایا، نماز پڑھائی - بعد نماز چند سکھ صاحبان اور بعض دیگر صاحبان نے بیعت کی تین بار بیعت ہوئی، اور تین ہی بار دعا کی گئی، حضور قبل مغرب پھر دارالامان سے باہر تشریف لیگئے، الحمد للہ حضور کی صحت پہلے سے بہت اچھی ہے :

جناب مسٹر نواب الدین صاحب بی اے بی ٹی ولایت کو روانہ ہو چکے ہیں - آج کل جہاز میں ہونگے۔

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول سالانہ امتحان میں مصروف ہیں - احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں - علمی ایڈیٹوریل سٹاف کے دارالامان پہنچنے پر آج خاکسار الفضل سے فارغ ہو کر اخبار فاروق کی ادارت میں جا رہا ہے،

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

اسلامی دنیا پر نظر

سلطنت برطانیہ کے دارالحکومت میں بیٹھ کر انسان دنیا پر ایک وسیع نظر ڈال سکتا ہے - اور جو کچھ جہان میں ہو رہا ہے - اس کا بڑی حد تک مطالعہ کر سکتا ہے - دنیائے اسلام میں سیاسی آزادی کی جو رو چل رہی ہے - اور اسلام سے تعلق رکھنے والی اقوام میں جو جد و جہد اس وقت اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے ہے - اس کا ملاحظہ لنڈن سے بخوبی ہو سکتا ہے - چنانچہ ہفتہ رواں میں نئے آزاد مصر کا سیاسی قائمقام لنڈن پہونچ گیا ہے - اور ہز اکسلنسی عزیز پاشا عزت نے ملک معظم سے بھی ملاقات کی ہے انہی ایام میں ہز اکسلنسی یوسف کمال بے قائمقام حکومت ترکی بھی تشریف لائے - اور نئی پارلیمنٹ میں معاہدہ ترکیہ کی تصدیق ہونے پر برطانیہ و ترکی میں تعلقات سیاسی دوبارہ جاری ہونے والے ہیں - سردیا والبانیہ و بوسینیا کے مسلمان اپنی اصلاح میں کوشاں ہیں - ایران خاموشی سے اور افغانستان جوش سے اپنے نوجوانوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہے - عرب ریاستیں اپنے اتحاد و اتفاق و ترقی کے ذرائع سوچنے میں مصروف ہیں - روس میں مسلمانوں پر دہریت کا اثر ہو رہا ہے - طرابلس و مراکو میں یورپین حکومت اور اہل ملک کے درمیان کم و بیش آتش جنگ مشتعل ہے - ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت دنیا بھر میں سب سے زیادہ قابل رحم دکھائی دیتی ہے - باوجود شور و شر ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ نہ کوئی ان کو یورپ میں جانتا ہے - اور نہ ان کی ہندوستان میں کوئی آواز ہے - جو انگریز ان کے ہمدرد تھے - وہ ان سے مایوس ہو چکے ہیں - ہندوستان کے کچھ مسلمان

تار کا پتہ "الفضل" قادیان — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر

"الفضل" قادیان بٹالہ **THE ALFAZL QADIAN** قیمت فی پرچہ ۱ر

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر:- غلام نبی ✽ انچارج - محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۹	مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۴ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۷ رجب ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ قبل از جمعہ دارالامان میں تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ فرمایا۔ نماز پڑھائی۔ بعد نماز چند سکھ صاحبان اور بعض دیگر صاحبان نے بیعت کی تین بار بیعت ہوئی۔ اور تین ہی بار دعا کی گئی۔ حضور قبل مغرب پھر دارالامان سے باہر تشریف لے گئے۔ الحمد للہ حضور کی صحت پہلے سے بہت اچھی ہے ✽

جناب سر نواب الدین صاحب بی اے بی ٹی ولایت کو روانہ ہو چکے ہیں۔ آج کل جہاز میں ہونگے۔

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول سالانہ امتحان میں مصروف ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ علمی ایڈیٹوریل سٹاف کے دارالامان پہنچنے پر آج خاکسار "الفضل" سے فارغ ہو کر اخبار فاروق کی ادارت میں جا رہا ہے،

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

اسلامی دنیا پر نظر

سلطنت برطانیہ کے دار الحکومت میں بیٹھ کر انسان دنیا پر ایک وسیع نظر ڈال سکتا ہے۔ اور جو کچھ جہان میں ہو رہا ہے۔ اس کا بڑی حد تک مطالعہ کر سکتا ہے۔ دنیائے اسلام میں سیاسی آزادی کی جو رو چل رہی ہے۔ اور اسلام سے تعلق رکھنے والی اقوام میں جو جد و جہد اس وقت اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے ہے۔ اس کا ملاحظہ لنڈن سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہفتہ رواں میں نئے آزاد مصر کا سیاسی قائمقام لنڈن پہونچ گیا ہے۔ اور ہز اکسلنسی عزیز پاشا عزت نے ملک معظم سے بھی ملاقات کی ہے انہی ایام میں ہز اکسلنسی یوسف کمال بے قائمقام حکومت ترکی بھی تشریف لائے۔ اور نئی پارلیمنٹ میں معاہدہ ترکیہ کی تصدیق ہونے پر برطانیہ و ٹرکی میں تعلقات سیاسی دوبارہ جاری ہونے والے ہیں۔ سرویا و البانیہ و بوسینیا کے مسلمان اپنی اصلاح میں کوشاں ہیں۔ ایران خاموشی سے اور افغانستان جوش سے اپنے نوجوانوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہے۔ عرب ریاستیں اپنے اتحاد و اتفاق و ترقی کے ذرائع سوچنے میں مصروف ہیں۔ روس میں مسلمانوں پر دہریت کا اثر ہو رہا ہے۔ طرابلس و مورا کو میں یورپین حکومت اور اہل ملک کے درمیان کم و بیش آتش جنگ مشتعل ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت دنیا بھر میں سب سے زیادہ قابل رحم دکھائی دیتی ہے۔ باوجود شور و شر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ کوئی ان کو یورپ میں جانتا ہے۔ اور نہ ان کی ہندوستان میں کوئی آواز ہے۔ جو انگریز ان کے ہمدرد تھے وہ ان سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان

انگریزوں کی دوستی ترک کر چکے ہیں۔ عربوں کو باغی قرار دیکر ان کی ہمدردی سے محروم ہیں۔ ترکوں کو ان نادان دوستوں کی ضرورت نہیں۔ جو کوتاہ اندیش حرکات سے ترکی کو یورپ اور خصوصاً سلطنت برطانیہ کی آنکھوں میں خار بناتی ہیں۔ اور عصمت پاشا کی حکومت نے اس لئے سلطنت و خلافت کو جدا کر کے "ترکی حکومت" کی سیاسی روش کو ان خطرات سے نکالدیا ہے۔ جو ہمیشہ اس کے لئے مصیبت کا باعث ہوئے ہیں۔

سر آرچیبلڈ ہیملٹن انگلستان کے ایک معزز خاندانی بیرونٹ نے کمال جرأت سے اپنے اسلام کا اعلان کیا ہے۔ اور رائٹ آنریبل اور لارڈ ہیڈلے کی مساعی تبلیغ کی داد دیکر اپنے اعلان کو لارڈ موصوف کی دوستی کے اثر کی طرف منسوب کیا ہے۔ دار التبلیغ احمدیہ سے بیرونٹ ممدوح کو مبارکباد کا تار دیدیا گیا کیونکہ اس ملک میں جو کچھ اسلام پہونچ رہا ہے۔ اور جو کچھ لوگوں کو بتایا جا رہا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے کلام پاک۔ آپ کے تفسیر کردہ نکات کی صورت میں ہے۔ اور گو "کافران نعمت" اوس مقدس محسن کا نام نہ لیں۔ مگر تعلیم اس کی اور اثر اس کا ہے۔ اور گو لوگ برائے نام مسلمان ہوں۔ تاہم محمد عربی کی غلامی کا دعویٰ کرنیوالے بھی غلامان احمدؑ کو پیارے ہیں۔ اور میں خوش ہوں۔ کہ معزز فرزند انگلینڈ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا ہے۔ اللھم زد فزد ؏

ہمارا تبلیغی کام مبلغین سلسلہ احمدیہ اپنی وسعت کے مطابق اشاعت حق میں مصروف ہیں۔ لوگ سیاسی افتتاح جدید پارلیمنٹ میں مصروف تھے۔ اور سیاست کے مقابلہ میں یہاں مذہب کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ کھلی ہوا کے لیکچروں کی طرف اب پہلے کی نسبت زیادہ توجہ ہو رہی ہے۔ اور اسلام پر لٹریچر کی مانگ ہے۔ سنہ ۱۹۲۴ء خدا کے فضل و کرم سے اسلام کے لئے بہتر اور شاندار سال معلوم ہوتا ہے مذہبی دنیا میں یہاں ہر جگہ یہی رجحان طبیعت ہے کہ رواداری اور باہمی محبت اور وسیع الخیالی سے کام لیا جائے۔ دلوں میں اس امر کا احساس ہے۔ کہ دول

کی زمین میں طلبہ رانی ہو کر بیج بویا جاتا ہے۔ مگر وہ "حارث" کی تلاش میں ہیں۔ جس کا نشان کہ سلسلہ احمدیہ دے رہا ہے ؏

ہمارے طلباء عزیز حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب واپس وطن کی تیاری کر رہے ہیں اور یکم فروری کو روانہ ہو جائینگے۔ عزیز عبد الرحیم خان خالد امتحان بیرسٹری سے فارغ ہو کر آیندہ چھ ماہ کے اندر انشاء اللہ مراجعت وطن فرمائینگے۔ ملک محمد اسمعیل بڑی توجہ سے مصروف مطالعہ ہیں۔ اور باقاعدہ نماز جمعہ میں شہر سے آکر شامل ہوتے ہیں۔ مسٹر جبرئیل سارشنر لنکن انز میں بارسٹری اور یونیورسٹی کالج میں ایل-ایل-بی کی کلاس میں داخل ہیں۔ اور بڑی محنت سے مصروف مطالعہ ہیں۔ سیٹھ علی محمد عبد اللہ و غلام حسین جھنو ہر دو اڈنبرا میں خیریت سے مشغول مطالعہ ہیں۔ عزیز ظفر حق خان ان دنوں اپنی ہمشیرہ و بھائی سے ملنے برلن گئے۔ اور عالی جناب ملک مولا بخش صاحب جنجوعہ بیرسٹر ایٹ لا ر بی اے آنرس اوکسن بڑی تندہی سے ایل ایل - بی و بی - سی - ایل کے امتحانوں میں مصروف ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں ؏

برلن ہمادرم مولوی غلام فرید صاحب معہ اہلیہ خود و بچہ مع الخیر جرمنی پہونچ کر جرمن زبان کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ اور خیریت سے ہیں

چند درخواستیں ناظرین کرام الفضل سے درخواست ہے کہ کوئی دوست میری مفصلہ ذیل درخواستوں پر توجہ فرمائیں۔

(۱) احمدیہ دار التبلیغ لنڈن کے لئے خوبصورت کپڑے پر کلمہ شہادت عربی انگریزی میں لکھوا کر اور شکل ستارہ بنوا کر جھنڈے کے لئے یہ کپڑا عاجز کو بھجوا دیں ؏

(۲) مسجد احمدیہ کی دیواروں پر لگانے کے لئے نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے قطعات ارسال ہوں۔

(۳) مسجد میں جلانے کے کوئی خوشبو۔

(۴) نماز پڑھنے کے لئے اعلیٰ درجہ کے جانماز ؏

(۵) ایک بڑا نہایت خوبصورت معلوم ہونیوالا قرآن کریم

(۶) عمدۃ الاحکام و بلوغ المرام مترجم کی ایک ایک کاپی۔ ان درخواستوں پر فوری توجہ میرے شکریہ کا موجب ہوگی ؏

خواجہ کمال الدین صاحب اور اسکے دوست پڑھیں ہمارے قدیم دوست جناب خواجہ کمال الدین صاحب جن کو تازہ اعلان مطبوعہ ووکنگ ریویو دسمبر ۱۹۲۳ء میں (۱) حنفی المذہب (۲) قادیان سے بے تعلق لکھا گیا ہے۔ اور جن کی طرف سے کہا گیا ہے کہ:-

(۳) ایک غیر معروف شخص مرزا غلام احمدؑ نے محض ایک فرقہ مسلمانان ہند کو انسان پرستی سے نجات دینے کے لئے مجددیت کا دعویٰ کیا تھا۔

یہی خواجہ صاحب اپنے زمانہ حیات فی الایمان میں لکھتے ہیں:-

الا اے منکر از شانِ مسیحا
بیا بشنو ز من احوالِ یارے

شفائے ہر مرض در قادیان است
شدہ دار الاماں کوئے نگارے

مطاعِ عالم و مخدومِ دنیا
مگر در کارِ دیں خدمتگذارے

نشانے بے نشانے گر بجوئی
بیا کن مجلسے با آں نگارے

بنزدیکت نشان خارج ز عادت
خدا داند کہ من دیدم ہزارے

ز اخلاقِ کریمہ او چہ گویم
دریں آواں نبی را یادگارے

زبانِ او فزون از بست و سہ شد
چوں از وحی اش مخاطب کردگارے

چوں ایں کذب است حیرانم چہ گوئی
بشانِ آں رسولِ کردگارے

خدا را توبہ کن از فسق و عصیان
بترس از خدا آں غیرت شعارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد
امامِ وقت را خدمتگذارے

انگریزوں کی دوستی ترک کر چکے ہیں۔ عربوں کو باغی قرار دیکر ان کی ہمدردی سے محروم ہیں۔ ترکوں کو ان نادان دوستوں کی ضرورت نہیں۔ جو کوتاہ اندیش حرکات سے ترکی کو یورپ اور خصوصاً سلطنت برطانیہ کی آنکھوں میں خار بنارہے ہیں۔ اور عصمت پاشا کی حکومت نے اس لئے سلطنت و خلافت کو جدا کر کے "ترکی حکومت" کی سیاسی روش کو ان خطرات سے نکالدیا ہے۔ جو ہمیشہ اس کے لئے مصیبت کا باعث ہوئے ہیں۔

سر آرچیبلڈ ہملٹن

انگلستان کے ایک معزز خاندانی بیرونٹ نے کمال جرأت سے اپنے اسلام کا اعلان کیا ہے۔ اور رائٹ آنریبل اور لارڈ ہیڈلے کی مساعی تبلیغ کی داد دیکر اپنے اعلان کو لارڈ موصوف کی دوستی کے اثر کی طرف منسوب کیا ہے۔ دارالتبلیغ احمدیہ سے بیرونٹ ممدوح کو مبارکباد کا "تار" دیدیا گیا کیونکہ اس ملک میں جو کچھ اسلام پہونچ رہا ہے۔ اور جو کچھ لوگوں کو بتایا جارہا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے کلام پاک۔ آپ کے تفسیر کردہ نکات کی صورت میں ہے۔ اور گو کافران نعمت" اوس مقدس محسن کا نام نہ لیں۔ مگر تعلیم اس کی اور اثر اس کا ہے۔ اور گو لوگ برائے نام مسلمان ہوں۔ تاہم محمد عربی کی غلامی کا دعویٰ کرنیوالے بھی غلامان احمد کو پیارے ہیں۔ اور میں خوش ہوں۔ کہ معزز فرزند انگلینڈ نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا ہے۔ اللھم زد فزد۔

ہمارا تبلیغی کام

مبلغین سلسلہ احمدیہ اپنی وسعت کے مطابق اشاعت حق میں مصروف ہیں۔ لوگ سیاسی افتتاح جدید پارلیمنٹ میں مصروف تھے۔ اور سیاست کے مقابلہ میں یہاں مذہب کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ کھلی ہوا کے لیکچروں کی طرف اب پہلے کی نسبت زیادہ توجہ ہو رہی ہے۔ اور اسلام پر لٹریچر کی مانگ ہے۔ سنہ ۱۹۲۴ء خدا کے فضل و کرم سے اسلام کے لئے بہتر اور شاندار سال معلوم ہوتا ہے مذہبی دُنیا میں یہاں ہر جگہ یہی رجحان طبیعت ہے کہ رواداری اور باہمی محبت اور وسیع الخیالی سے کام لیا جائے۔ لوگوں میں اس امر کا احساس ہے۔ کہ لوگ کی زمین میں قلبہ رانی ہو کر بیج بویا جا رہا ہے۔ مگر وہ "حارث" کی تلاش میں ہیں۔ جس کا نشان کہ سلسلہ احمدیہ دے رہا ہے۔

ہمارے طلباء

عزیز حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب واپس وطن کی تیاری کر رہے ہیں اور یکم فروری کو روانہ ہو جائینگے۔ عزیز عبد الرحیم خان خالد امتحان بیرسٹری سے فارغ ہو کر آیندہ چھ ماہ کے اندر انشاء اللہ مراجعت وطن فرمائینگے۔ ملک محمد اسمٰعیل بڑی توجہ سے مصروف مطالعہ ہیں۔ اور باقاعدہ نماز جمعہ میں شہر سے آکر شامل ہوتے ہیں۔ مسٹر جبرئیل سار بنز لنکن انز میں بارسٹری اور یونیورسٹی کالج میں ایل۔ ایل۔ بی کی کلاس میں داخل ہیں۔ اور بڑی محنت سے مصروف مطالعہ ہیں۔ سیٹھ علی محمد عبد اللہ و غلام حسین بھنو ہر دو اڈنبرا با خیریت سے مشغول مطالعہ ہیں۔ عزیز ظفر حق خان ان دنوں اپنی ہمشیرہ و بھائی سے ملنے برلن گئے۔ اور عالی جناب ملک مولا بخش صاحب جنجوعہ بیرسٹر ایٹ لا ربی اے آنرز اوکسن برٹی تن دہی سے ایل ایل۔ بی و بی سی ایل کے امتحانوں میں مصروف ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

برلن

برادرم مولوی غلام فرید صاحب معہ اہلیہ خود و بچہ بخیر جرمنی پہونچ کر جرمن زبان کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ اور خیریت سے ہیں۔

چند درخواستیں

ناظرین کرام الفضل سے درخواست ہے کہ کوئی دوست میری مفصلہ ذیل درخواستوں پر توجہ فرمائیں۔

(۱) احمدیہ دار التبلیغ لنڈن کے لئے خوبصورت کپڑے پر کلمہ شہادت عربی انگریزی میں لکھوا کر اور شکل ستارہ بنوا کر جھنڈے کے لئے یہ کپڑا عاجز کو بھجوادیں۔

(۲) مسجد احمدیہ کی دیواروں پر لگانے کے لئے نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے قطعات ارسال ہوں۔

(۳) مسجد میں جلانے کے لئے کوئی خوشبو۔

(۴) نماز پڑھنے کے لئے اعلیٰ درجہ کے جانماز۔

(۵) ایک بڑا نہایت خوبصورت معلوم ہونیوالا قرآن کریم

(۶) عمدة الاحکام و بلوغ المرام مترجم کی ایک ایک کاپی۔ ان درخواستوں پر فوری توجہ بڑے شکریہ کا موجب ہوگی۔

خواجہ کمال الدین صاحب۔ اور اسکے دوست پڑھیں

ہمارے قدیم دوست جناب خواجہ کمال الدین صاحب جن کو تازہ اعلان مطبوعہ دکنگ ریویو دسمبر سنہ ۲۳ء میں (۱) حنفی المذہب (۲) قادیان سے بے تعلق لکھا گیا ہے۔ اور جن کی طرف سے کہا گیا ہے کہ:۔ (۳) ایک غیر معروف شخص مرزا غلام احمد نے محض ایک فرقہ مسلمانان ہند کو انسان پرستی سے نجات دینے کے لئے مجددیت کا دعویٰ کیا تھا۔

یہی خواجہ صاحب اپنے زمانہ حیات فی الایمان میں لکھتے ہیں:۔

الا اے منکر از شانِ مسیحا
بیا بشنو زمن احوالِ یارے

شفائے ہر مرض در قادیان است
شدہ دار الاماں کوئے نگارے

مطاعِ عالم و مخدومِ دُنیا
مگر در کارِ دیں خدمتگذارے

نشانے بے نشانے گر بجوئی
بیا کن مجلسے باآں نگارے

بنزدیکت نشان خارجِ زعادت
خدا داند کہ من دیدم ہزارے

زاخلاقِ کریمہ او چہ گویم
دریں آوان نبی را یادگارے

زمانِ او فزوں از بست و سہ شد
چوں از وحی اش مخاطب کردگارے

چوں ایں کذب است حیرانم چہ گوئی
بشانِ آں رسولِ کردگارے

خدارا توبہ کن از فسق و عصیان
بترس از خدا آں غیرت شعارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد
امامِ وقت را خدمتگذارے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۳ مارچ ۱۹۲۴ء

نئی تجلّی کی بشارت

خدائے حیّ و قیوم ہر ضرورت کے وقت اپنے پاک بندوں پر تجلی فرما کر اپنی مقدس ہستی کا ثبوت دیتا رہا ہے۔ اور اپنے کلام اور قادرانہ جلووں سے کہتا رہا ہے۔ کہ میں ہوں اور اپنی شان اعلیٰ کے ساتھ دائم و قائم ہوں۔ از آدم تا ایندم جملہ انبیاء کرام کو اسی رب العالمین نے مبعوث فرمایا۔ وہی تھا جس نے عرب میں فاران کی چوٹیوں پر جلوہ گر ہو کر "سیدنا المصطفیٰ" کو سلطانِ بقا اور دنیا کا ابدی چراغ ٹھہرایا۔ وہی رب السموات و الارض ابھی ابھی وادی قادیان میں حضرت احمدؑ پر متجلی ہوا اور فرمایا

"خدا تعالےٰ تجلی خاص سے اترا"

اپنے مامور کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تو جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں۔ عزت دیتا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں۔ ذلت دیتا ہوں۔"

خدا کا مسیح آیا۔ مُردے قبروں سے اُٹھے۔ صدیوں کے ہلاک شدہ زندہ ہونے لگے۔ اور یہ در حقیقت خدا کی طرف سے احیاء موتیٰ کا عظیم الشان کام تھا جو اس کے پاک مسیح کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا۔ خدا نے فرمایا:۔ "حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے۔ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں۔"

اس روحانی حشر نشر میں ہزاروں پاک روحیں زندہ ہو کر پکار پکار کر کہنے لگیں ؎

عمر بھر دولتِ کونین کی کرتے تھے تلاش
مل گئی آج تہِ دامنِ احمدؑ ہم کو

مگر آہ! روحانی بیمار جو روحِ ایمان سے محروم ہیں۔ آج تک یہی کہہ رہے ہیں کہ ؎

آتی ہے عیادت کیلئے ساری خدائی
بیمار ہوں جس کا وہ مسیحا نہیں آتا

بلکہ بعض تو مایوس ہو کر بے اختیار کہہ دیتے ہیں

آئیں جو مسیحا بھی تو ممکن نہیں صحت
اچھا نہیں میرے دل بیمار کا انداز

یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے حالات اور اپنی قوم کی کیفیات موجودہ کو دیکھتے ہیں۔ اور ہر وقت ایک مصلح ربانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن مصلح کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ جس طرح تمہاری قوم کے افراد ایمان لائے ہیں۔ تم بھی ایمان لاؤ۔ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو مومن ہیں۔ اور تم کافر ہو۔ حالانکہ ان کی خراب حالت انہیں کے اکابر قوم مختلف طرح سے دیکھتے ہیں۔ اور واویلا کرتے ہیں۔ جناب اکبر الہ آبادی نے صاف کہہ دیا ؎

وہ غیرتیں وہ صبر وہ ایمان ہیں کہاں
حسنِ عمل کے دل میں وہ ارمان ہیں کہاں
اک شور مچ رہا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال
پوچھے ذرا کوئی کہ مسلمان ہیں کہاں

کتاب نظم وجاہت جلد اول مطبوعہ ۱۹۲۱ء جو آفتاب لاہور کے مشہور ایڈیٹر کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر کہا گیا کہ ؎ ص ۴۴

وگرنہ زشتیٔ اعمال یہ فتویٰ شاہد ہے
کلام اللہ کے الفاظ میں قوم عمین تم ہو

یہ قوم کو کہا جا رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی اسی نظم میں اپنا قوم عمین میں سے ہونا اس طرح ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ہم خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ یا رسول اللہ آپ خدا کے ہمنشین ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں ؎

تمہارا خوف ہو دل میں تو بیڑا پار ہو اپنا
خدا کا ڈر نہیں ہم کو کہ اس کے ہمنشین تم ہو

حالت تو یہ ہے۔ لیکن اصلاح کی طرف بلائے جاتے ہیں تو انکار کرتے ہیں۔ مفسد ٹھہراتے ہیں۔ کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ پہلے کب کوئی صادق رسوا ہوا۔ اور کب کوئی منکر صداقت کامیاب ہوا۔ جو آج یہ لوگ سرخرو ہونگے ؎

بوجہل پھر کے آپ سے سرسبز کب ہوا
طوبیٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

انہیں چاہیئے کہ خدا کی نئی تجلی سے دشمنی نہ کریں۔ کہ ہلاکت کا منہ دیکھیں گے۔ آج حق کی مخالفت سے انہیں کیا ملا۔ جو آیندہ امیدیں کرتے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ عبدیت کے مقام پر کھڑے ہوں۔ اور اپنے میثاق ایمانی کو یاد کریں۔ معیار صداقت کو سمجھیں۔ کائنات کی حالت اور قوم کی کیفیت کو دیکھیں۔ اور اصلاح کی طرف پوری توجہ سے قدم بڑھائیں۔ اور ایسے نہ بنیں۔ جیسا کہ حدیث میں فرمایا۔ ربّ قاری القرآن والقرآن یلعنہ بہت سے قرآن خواں ہیں۔ جن پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ روح قرآن سے الگ اور قرآن ان سے الگ ہے۔ گویا دل ہیں یا پانی میں کتاب کا نقشہ ہے۔ آج خدا کی طرف سے جو نئی تجلی ہوئی اس کی طرف دوڑیں۔ کیونکہ یہ دولت لینے کے قابل ہے۔ اگرچہ جان دے کر لے۔ اور یہ خزانہ حاصل کرنے کے لائق ہے۔ اگرچہ سارا وجود کھو کر حاصل ہو۔ جو آفتاب جمال آج چمک رہا ہے۔ اس کے فیوض سے بہرہ اندوز ہو کر ہر ایک روحانی انسان کو کہنا چاہیئے ؎

وہ قطرہ ہوں کہ موجِ دریا میں گم ہوا
وہ سایہ ہوں کہ محو ہوا آفتاب میں

خدا کے مامور نے فرمایا طوبیٰ لمن عرفنی اور عرفت من عرفنی۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا یا میرے پہچاننے والے کو پہچانا۔ دیکھو پاک محمد مصطفےٰ نے فرمایا کہ جو امام الزمان کو نہیں پہچانتا۔ وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اسلئے اے سعید روحو! اس معرفت کے لئے مجاہدہ کرو کہ اسی میں تمہاری نجات کا راز مضمر ہے ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند

اپنے طرز دل کو قبولِ فیض قدسی کے قابل بنائیے۔ تجلی الٰہی کی ...

آنکس است اہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۴ مارچ ۱۹۲۴ء

نئی تجلّی کی بشارت

خدائے حیّ وقیوم ہر ضرورت کے وقت اپنے پاک بندوں پر تجلی فرماکر اپنی مقدس ہستی کا ثبوت دیتا رہا ہے۔ اور اپنے کلام اور قادرانہ جلووں سے کہتا رہا ہے۔ کہ میں ہوں اور اپنی شان اعلیٰ کے ساتھ دائم وقائم ہوں۔ از آدم تا ایندم جملہ انبیاء کرام کو اسی رب العالمین نے مبعوث فرمایا۔ وہی تھا جس نے عرب میں فاران کی چوٹیوں پر جلوہ گر ہوکر سیدنا المصطفےٰ" کو سلطان بقا اور دنیا کا ابدی چراغ ٹھہرایا۔ وہی رب السموات و الارض ابھی ابھی وادیٔ قادیان میں حضرت احمدؑ پر متجلی ہوا اور فرمایا

"خدا تعالےٰ لے تجلی خاص سے اُترا"

اپنے مامور کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"تو جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں۔ عزت دیتا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں۔ ذلت دیتا ہوں"

خدا کا مسیح آیا۔ مردے قبروں سے اُٹھے۔ صدیوں کے ہلاک شدہ زندہ ہونے لگے۔ اور یہ درحقیقت خدا کی طرف سے احیاء موتیٰ کا عظیم الشان کام تھا جو اس کے پاک مسیح کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا۔ خدا نے فرمایا:۔ "حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے۔ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں"۔ اس روحانی حشر نشر میں ہزاروں پاک روحیں زندہ ہوکر بیکبار پکار کر کہنے لگیں ؎

عمر بھر دولتِ کونین کی کرتے تھے تلاش
مل گئی آج تو دامن احمدؑ ہم کو

مگر آہ! روحانی بیمار جو روح ایمان سے محروم ہیں۔ آج تک یہی کہہ رہے ہیں کہ ؎

اُٹھی ہے عیادت کیلئے ساری خدائی
بیمار ہوں جس کا وہ مسیحا نہیں آتا

بلکہ بعض تو مایوس ہوکر بے اختیار کہدیتے ہیں

آئیں جو مسیحا بھی تو ممکن نہیں صحت
اچھا نہیں میرے دل بیمار کا انداز

یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے حالات اور اپنی قوم کی کیفیات موجودہ کو دیکھتے ہیں۔ اور ہر وقت ایک مصلح ربانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن مصلح کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ جس طرح تمہاری قوم کے افراد ایمان لائے ہیں۔ تم بھی ایمان لاؤ۔ کہدیتے ہیں کہ ہم تو مومن ہیں۔ اور تم کافر ہو۔ حالانکہ ان کی خراب حالت انہیں کے اکابر قوم مختلف طرح سے دیکھتے ہیں۔ اور واویلا کرتے ہیں۔ جناب اکبر الہ آبادی نے صاف کہدیا ؎

وہ غیرتیں وہ صبر وہ ایمان ہیں کہاں
حُسنِ عمل کے دل میں وہ ارمان ہیں کہاں
اِک شور مچ رہا ہے کہ مسلم ہیں خستہ جاں
پُوچھے ذرا کوئی کہ مسلمان ہیں کہاں

کتاب نظم وجاہت جلد اول مطبوعہ ۱۹۱۳ء جو آفتاب لاہور کے مشہور ایڈیٹر کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر کہا گیا کہ ؎ ۴۴

وگرنہ زشتیٔ اعمال یہ فتویٰ سناتی ہے
کلام اللہ کے الفاظ میں قوم عمین تم ہو

یہ قوم کو کہا جا رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی اسی نظم میں اپنا قوم عمین میں سے ہونا اس طرح ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ہم خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ یا رسول اللہ آپ خدا کے ہمنشین ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں ؎

تمہارا خوف ہو دل میں تو بیڑا پار ہو اپنا
خدا کا ڈر نہیں ہمکو کہ اسکے ہمنشین تم ہو

حالت تو یہ ہے۔ لیکن اصلاح کی طرف بلائے جاتے ہیں تو انکار کرتے ہیں۔ مفسد ٹھہراتے ہیں۔ کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ پہلے کب کوئی صادق رسوا ہوا۔ اور کب کوئی منکر صداقت کامیاب ہوا۔ جو آج یہ لوگ سرخرو ہونگے ؎

بوجہل پھر کے آپؐ سے سرسبز کب ہوا
طوبیٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

انہیں چاہیئے کہ خدا کی نئی تجلی سے دشمنی نہ کریں۔ کہ ہلاکت کا منہ دیکھیں گے۔ آج حق کی مخالفت سے انہیں کیا ملا۔ جو آیندہ اُمیدیں کرتے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ عبدیّت کے مقام پر کھڑے ہوں۔ اور اپنے میثاق ایمانی کو یاد کریں۔ معیار صداقت کو سمجھیں۔ کائنات کی حالت اور قوم کی کیفیت کو دیکھیں۔ اور اصلاح کی طرف پوری توجہ سے قدم بڑھائیں۔ اور ایسے نہ بنیں۔ جیسا کہ حدیث میں فرمایا۔ رب قاری القرآن والقرآن یلعنہ بہت سے قرآن خوان ہیں۔ جنپر قرآن لعنت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ روح قرآن سے الگ اور قرآن ان سے الگ ہے۔ گویا دل ہیں با بغل میں کتاب کا نقشہ ہے۔ آج خدا کی طرف سے جو نئی تجلی ہوئی اس کی طرف دوڑیں۔ کیونکہ یہ دولت لینے کے قابل ہے۔ اگرچہ جان دے کر لے۔ اور یہ خزانہ حاصل کرنے کے لائق ہے۔ اگرچہ سارا وجود کھو کر حاصل ہو۔ جو آفتاب جمال آج چمک رہا ہے۔ اس کے فیوض سے بہرہ اندوز ہوکر ہر ایک روحانی انسان کو کہنا چاہیئے ؎

وہ قطرہ ہوں کہ موجہ دریا میں گم ہوا
وہ سایہ ہوں کہ محو ہوا آفتاب میں

خدا کے مامور نے فرمایا طوبیٰ لمن عرفنی اور عرف من عرفنی۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا یا میرے پہچاننے والے کو پہچانا۔ دیکھو پاک محمد مصطفےٰ نے فرمایا کہ جو امام الزمان کو نہیں پہچانتا۔ وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اسلئے اے سعید روحو! اس معرفت کے لئے مجاہدے کرو کہ اسی میں تمہاری نجات کا راز مضمر ہے ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند

اپنے ظرف دل کو قبول فیض قدسی کے قابل بنائیے۔ تجلی الٰہی سے زندہ ہو جائیے۔

آنکس است اہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

؟ ج

مارچ کا مہینہ آگیا

پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آنے لگے
پھر مرے داغ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

جوں جوں مارچ کا مہینہ آتا جاتا ہے۔ ملت پیغامیہ کے زخم کہن تازہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کے زعمار پھر کراہنے لگتے ہیں۔ ہمارے کرم عنایت فرما ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (جنہیں جگر گوشہ رسول پر سب سے پہلے تیر پھینکنے کا فاخر تفید فخر حاصل ہے) ابھی بزبان حال شعر مندرجہ عنوان غنغناتے ہوئے اخبار پیغام صلح کے کالم پر کالم سیاہ فرما رہے ہیں۔ کیا ثابت کرنے کے لئے؟ کہ رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی نبی اُمتی بھی آنے والا نہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر یہ کہ رسول اللہ کی جسمانی اولاد کوئی نہیں تھی۔ روحانی بیٹا (جو آپ کے جمیع کمالات کا جامع ہوتا اور ولیعہد کہلانے کا مستحق) بھی کوئی نہیں۔

مگر اسے کیا کیجئے۔ کہ آپ کے بدر اخبار میں جس کے دفتر کے ساتھ سرورق کے ساتھ آپ کے بڑے گہرے تعلقات محبت تھے۔ اور جہاں آپ اپنے اوقات گرامی کا اکثر حصہ گذارتے تھے۔ اس کے خلاف چھپا ہوا موجود ہے دیکھئے ڈاکٹر صاحب یہ ایڈیٹوریل ہے۔ یہ ان ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے۔ کہ جن ہاتھوں کو بوسہ دینا آپ اپنا وظیفہ محبت سمجھتے۔ یہ اس شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جس کی دوستی پر آپ کو بڑا اور بجا طور پر فخر تھا۔ جس کے آپ "من تو شدی من تو شدم" کے درجے تک پہنچنا چاہتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید واثق رکھتے ہیں۔ کہ مولوی سا فتنہ پرداز کوئی ہم میں نہ ہوگا۔ ان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خدا کے نبی اور رسول آیا کرینگے۔ جو ضرورت زمانہ کے مطابق خدا تعالیٰ کے احکام سناتے رہینگے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کیا شان ہوگی اسی نبی اللہ کی جس کے متعلق وحی الٰہی نے خبر دی ہے۔ کہ کان اللہ نزل من السماء۔ گویا خدا آسمان سے اترا ہے۔"

(بدر جلد ۱۰ نمبر ۴۴۔ ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء)

کیا فرماتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب! جب یہ فقرات بدر میں شائع ہوئے۔ تو آپ اور آپ کے ہمنوا کہاں استراحت فرما رہے تھے۔ بقید حیات تو یقیناً موجود تھے۔ کیوں حضرت مفتی صاحب پر سب نے مل کر یورش نہ کر دی۔ یا کم از کم دربار خلافت میں ہی عرضی دیدیتے۔ کہ حضور! یہ کلمات کفر اور آپ کا عہد معدلت مہد۔

کیا ان فقرات کی کوئی تاویل بھی جناب کا دماغ فرما سکتا ہے۔ یعنی دوست محض شاید آپ کی پشت بانی کر سکیں۔ کیونکہ بدیہیات کے انکار میں اس عزیز کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ کس دیدہ دلیری سے لکھتے ہیں کہ خلیفہ اول نے صرف انسب فرمایا۔ حالانکہ حضرت خلیفہ اول تو اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کا صاف و صریح حکم ہے۔ کہ بدون احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جاوے۔" اور انسب کا تعلق صرف آپ اس رشتہ سے کرتے ہیں۔ کیونکہ عام حکم تو یہ ہے کہ بدون احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جاوے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ غیر احمدی کو احمدی لڑکی دینا ناجائز ہے حرام ہے۔ باقی حافظ محمد [illegible] کے لئے میاں محمد امین کے خصوص میں آپ یہی فرما سکتے تھے۔ کہ انسب ہے کیونکہ میاں محمد امین کے سوا اور بھی دنیا میں احمدی موجود تھے۔ رشتہ ان کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا حضرت خلیفہ اول یہ کیونکر فرما سکتے تھے۔ کہ بغیر اس خاص احمدی کے رشتہ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ اس کے سوا بھی احمدی موجود تھے۔ ہاں غیر احمدی سے حرام تھا۔ اس سے آپ نے منع فرما دیا۔ بندہ خدا عقل و فہم کا استعمال منع نہیں بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ رشتہ ناطہ کی ہو رہی ہے اور رو رہے بیٹھے ہیں جنازہ کا۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ہمارے دوستوں کے دماغ کس خطرناک حد تک ماؤف ہو چکے ہیں۔

(الحکم)

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنا رسالہ کیوں نہیں بھیجتے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک کتاب "شہادات مرزا" نام اکتوبر گذشتہ میں شائع کی تھی۔ جس کے جواب کیلئے انہوں نے چھ ماہ کی مدت مقرر کی۔ اور اس کے متعلق اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء میں "قادیانی امت کو الارم" کے عنوان سے ایک نوٹس جواب دینے کے لئے لکھا تھا جس کے جواب میں میں نے اخبار الفضل مورخہ یکم فروری ۱۹۲۴ء میں زیر عنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے الارم کا جواب" یہ لکھا تھا کہ چونکہ ہم نے وہ رسالہ نہیں دیکھا۔ اس لئے سردست ہماری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے نوٹس کا یہی جواب ہے کہ وہ رسالہ "شہادات مرزا" کی ایک کاپی میرے نام بصیغہ رجسٹری بھیجدیں۔ اور جواب کے لئے جو میعاد چھ ماہ انہوں نے مقرر کی ہے۔ اسکی ابتداء اس تاریخ سے شروع ہوگی۔ جس تاریخ ان کا رسالہ ہم کو ملیگا۔ اسوقت تک الفضل میں میرے اس جواب کو شائع ہوئے ۴۰ دن ہو گئے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہ اسکا کوئی جواب دیا ہے۔ اور نہ رسالہ "شہادات مرزا" کی کوئی کاپی میرے پاس بھیجی ہے۔ حالانکہ ان کا فرض تھا کہ جب انکی نظر میں یہ رسالہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔ تو وہ از خود کسی احمدی کے پاس وہ رسالہ بصیغہ رجسٹری قادیان میں بھیجتے تاکہ ان کے مخاطبین کو جن سے وہ جواب کی توقع کرتے ہیں علم ہو جاتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کوئی ایسا انعامی رسالہ لکھا ہے۔ جس کے جواب کے وہ منتظر ہیں۔ مگر قادیان میں کسی کے پاس رسالہ نہ بھیجنا۔ اور رسالہ پہنچانے کے بغیر ہی جواب کا منتظر رہنا ایک لغو بات تھی۔ اسی لئے میں نے اخبار الفضل میں لکھا تھا کہ مولوی صاحب اپنا رسالہ بصیغہ رجسٹری میرے نام قادیان کے پتہ پر بھیجدیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے سکوت اختیار کیا۔

لہذا میں اب دوبارہ بذریعہ اخبار الفضل مولوی ثناء اللہ صاحب سے وہ رسالہ "شہادات مرزا" بذریعہ وی پی طلب کرتا ہوں مولوی صاحب کو چاہیئے کہ اگر وہ بغیر وصولی قیمت کے رسالہ نہیں بھیج سکتے تو فوراً میرے نام وی پی کر دیں۔ جس روز مولوی صاحب کا رسالہ میرے نام وی پی ہو کر موصول ہوگا۔ اس تاریخ سے میعاد جواب جو چھ ماہ مولوی صاحب نے مقرر کی ہوئی ہے شروع ہوگی۔ امید ہے کہ مولوی صاحب میرا اس نوٹس کو پڑھنے سے رسالہ "شہادات مرزا" وی پی کر دینگے۔

دیرینہ خدمتگذار قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

مارچ کا مہینہ آگیا

پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آلے ہوئے
پھر مرے داغ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

جوں جوں مارچ کا مہینہ آتا جاتا ہے۔ ملت پیغامیہ کے زخم کہن تازہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کے زعماء پھر کراہنے لگے ہیں۔ ہمارے مکرم عنایت فرما ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (جنہیں جگر گوشہ رسول پر سب سے پہلے تیر پھینکنے کا ناقابل تقلید فخر حاصل ہے) ابھی بزبان حال شعر مندرجہ عنوان غنغناتے ہوئے اخبار پیغام صلح کے کالم پر کالم سیاہ فرما رہے ہیں۔ کیا ثابت کرنے کے لئے؟ کہ رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی اُمتی بھی آنے والا نہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر یہ کہ رسول اللہ کی جسمانی اولاد کوئی نہیں تھی۔ روحانی بیٹا (جو آپ کے جمیع کمالات کا جامع ہوتا اور ولیعہد کہلانے کا حق) بھی کوئی نہیں۔

مگر اسے کیا کیجئے۔ کہ آپ کے بدر اخبار میں جس کے دفتر کے ساتھ سر دفتر کے ساتھ آپ کے بڑے گہرے تعلقات محبت تھے۔ اور جہاں آپ اپنے اوقات گرامی کا اکثر حصہ گذارتے تھے۔ اس کے خلاف چھپا ہوا موجود ہے دیکھئے ڈاکٹر صاحب یہ ایڈیٹوریل ہے۔ یہ ان ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے۔ کہ جن ہاتھوں کو بوسہ دینا آپ اپنا فریضہ محبت سمجھتے۔ یہ اس شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جس کی دوستی پر آپ کو بڑا اور بجا طور پر فخر تھا۔ جس کے آپ تو من شدی من تو شدم کے درجے تک پہنچنا چاہتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

”ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اُمید واثق رکھتے ہیں۔ کہ پولوس سا فتنہ پرداز کوئی ہم میں نہ ہوگا۔ ان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خدا کے نبی اور رسول آیا کرینگے۔ جو ضرورت زمانہ کے مطابق خدا تعالیٰ کے احکام سُناتے رہینگے ماؤ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کیا شان ہوگی اسی نبی اللہ کی جس کے متعلق وحی الٰہی نے خبر دی ہے۔ کہ کان اللہ نزل من السماء۔ گویا خدا آسمان سے اُترا ہے۔“

(بدر جلد ۱۰ نمبر ۴۴۔ ۱۷؍ اگست ۱۹۱۱ء)

کیا فرماتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جب یہ فقرات بدر میں شائع ہوئے۔ تو آپ اور آپ کے ہمنوا کہاں استراحت فرما رہے تھے۔ بقید حیات تو یقیناً موجود تھے۔ کیوں حضرت مفتی صاحب پر سب نے مل کر یورش نہ کردی۔ یا کم از کم دربار خلافت میں ہی عرضی دیدیتے۔ کہ حضور! یہ کلمات کفر اور آپ کا عہد معدلت مہد۔

کیا ان فقرات کی کوئی تاویل سیمح جناب کا دماغ فرما سکتا ہے۔ یہ تشی دوست محمد شاید آپ کی پشت بانی کرسکیں۔ کیونکہ بدیہیات کے انکار میں اس عزیز کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ کس دیدہ دلیری سے لکھتے ہیں کہ خلیفہ اول نے صرف انسب فرمایا۔ حالانکہ حضرت خلیفہ اول تو اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ ”حضرت صاحب کا صاف و صریح حکم ہے۔ کہ بدون احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جاوے“ اور انسب کا تعلق صرف آپ اس رشتہ سے کرتے ہیں۔ کیونکہ عام حکم تو یہ ہے کہ بدون احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جاوے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ غیر احمدی کو احمدی لڑکی دینا ناجائز ہے حرام ہے۔ باقی حافظ محمد بیٹے کے لئے میاں محمد امین کے خصوص میں آپ یہی فرما سکتے تھے۔ کہ انسب ہے کیونکہ میاں محمد امین کے سوا اور بھی دُنیا میں احمدی موجود تھے۔ رشتہ ان کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل یہ کیونکر فرما سکتے تھے۔ کہ بغیر اس خاص احمدی کے رشتہ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ اس کے سوا بھی احمدی موجود تھے۔ ہاں غیر احمدی سے حرام تھا۔ اس سے آپ نے منع فرما دیا۔ بندہ خدا عقل وفہم کا استعمال منع نہیں بلکہ ضروری ہے۔ بخشد رشتہ ناطہ کی ہو رہی ہے اور رونا لے بیٹھے ہیں جنازہ کا۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ہمارے دوستوں کے دماغ کس خطرناک حد تک ماؤف ہو چکے ہیں ؛

(اکمل)

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنا رسالہ کیوں نہیں بھیجتے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک کتاب ”شہادات مرزا“ نام اکتوبر گذشتہ میں شائع کی تھی۔ جس کے جواب کیلئے انہوں نے چھ ماہ کی مدت مقرر کی۔ اور اس کے متعلق اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۸؍ جنوری ۱۹۲۴ء میں ”قادیانی امت کو الارم“ کے عنوان سے ایک نوٹس جواب دینے کے لئے لکھا تھا جس کے جواب میں میں نے اخبار الفضل مورخہ یکم فروری ۱۹۲۴ء میں زیر عنوان ”مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے الارم کا جواب“ یہ لکھا تھا کہ چونکہ ہم نے وہ رسالہ نہیں دیکھا۔ اس لئے سر دست ہماری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے نوٹس کا یہی جواب ہے کہ وہ رسالہ ”شہادات مرزا“ کی ایک کاپی میرے نام بصیغہ رجسٹری بھیجدیں۔ اور جواب کے لئے جو میعاد چھ ماہ انہوں نے مقرر کی ہے۔ اسکی ابتداء اس تاریخ سے شروع ہوگی۔ جس تاریخ ان کا رسالہ ہم کو ملیگا۔ اسوقت تک الفضل میں میرے اس جواب کو شائع ہوئے ۲۳ دن ہو گئے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہ اس کا کوئی جواب دیا ہے۔ اور نہ رسالہ ”شہادات مرزا“ کی کوئی کاپی میرے پاس بھیجی ہے۔ حالانکہ ان کا فرض تھا کہ جب انکی نظر میں یہ رسالہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔ تو وہ از خود ہی کسی احمدی کے پاس وہ رسالہ بصیغہ رجسٹری قادیان میں بھیجتے۔ تاکہ ان کے مخاطبین کو جن سے وہ جواب کی توقع کرتے ہیں علم ہو جاتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کوئی ایسا انوکھا رسالہ لکھا ہے۔ جس کے جواب کے وہ منتظر ہیں۔ مگر قادیان میں کسی کے پاس رسالہ نہ بھیجنا۔ اور رسالہ پہنچانے کے بغیر ہی جواب کا منتظر رہنا ایک لغو بات تھی۔ اسی لئے میں نے اخبار الفضل میں لکھا تھا کہ مولوی صاحب اپنا رسالہ بصیغہ رجسٹری میرے نام قادیان کے پتہ پر بھیجدیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے سکوت اختیار کیا ؛

لہذا میں اب دوبارہ بذریعہ اخبار الفضل مولوی ثناء اللہ صاحب سے وہ رسالہ ”شہادات مرزا“ بذریعہ وی پی طلب کرتا ہوں مولوی صاحب کو چاہیئے کہ اگر وہ بغیر وصولی قیمت کے رسالہ نہیں بھیج سکتے تو خود میرے نام وی پی کر دیں۔ جس روز مولوی صاحب کا رسالہ میرے نام وی پی ہو کر موصول ہوگا اس تاریخ

مکتوبات امام

(مرسلہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب افسر ڈاک)

اقامۃ الصلوٰۃ آپ کے جواب میں حضور فرماتے ہیں مجھے آپ کی بیعت سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ آپ ملک صاحب کے خاندان میں سے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دوسرے لوگوں پر بھی اثر کرے۔ ہر خاندان ایک ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اکیلا آدمی اس میں اچھا نہیں لگتا۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنے نمونے سے ان لوگوں پر اثر کرنے کی کوشش کریں۔ منہ کا اسلام تو پہلے لوگوں میں بھی موجود ہے۔ احمدیت سے مراد حقیقی اسلام ہے۔ نماز خواہ کتنا بھی دل نفرت کرے۔ نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ بیسیوں باتیں ہیں۔ جو لوگ دوستوں کی خاطر کرتے ہیں۔ خواہ ان کا دل نہ بھی چاہے۔ کیا خدا کے لئے اپنے نفس پر صبر نہیں ہو سکتا نماز تمام روحانی ترقیات کی کنجی ہے۔ اس کو جو شخص ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ وہ کبھی نہ کبھی وقت رستہ کو پا لیتا ہے۔ بشرطیکہ رسماً نماز نہ پڑھے۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کیلئے پڑھے۔ اور جو لوگ نماز کے تارک ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بہت سے خطرات ہوتے ہیں۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ اور سمجھا ہے۔ ایک نماز کا چھوڑ دینا ایسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا کہ بیس سال کی نمازیں چھوڑنا اس لئے خواہ کتنی بھی تکلیف ہو۔ آپ نماز کو ہرگز ترک نہ کریں۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ نماز کو ترک نہ کریں۔ تو میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ساری عمر میں سے ایک نماز بھی ترک نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اسکی توفیق عطا فرماوے۔ والسلام

نظر اور اس کا علاج ایک صاحب نے پوچھا۔ کہ عام خیال ہے۔ کہ بچوں کو نظر لگ جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو اس کا علاج کیا ہے۔ حضور نے جواب میں لکھوایا۔ ہاں لگ جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انسان کے اندر ایسی طاقت رکھی ہے۔ کہ ایک کے خیالات کا اثر دوسرے کے اوپر جا کر پڑتا ہے۔ جب انسان ہر چیز کو نہایت ہی محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو اس وقت اس کے دل میں اگر محبت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو ساتھ ہی مخفی طور پر ایک خطرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور ایسے ہی دوسرے شخص میں بچہ ہو۔ خواہ جوان منتقل ہو کر ایک قسم کا احساس کمزوری یا مایوسی کا کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ایک طبعی بات ہے۔ رسول کریمؐ کے بعض اقوال سے بھی مستنبط ہوتا ہے۔ شریعت نے اس کو غیر معقول نہیں قرار دیا۔ ایسے لوگ جن کے دل زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ تھوڑی تھوڑی باتوں پر ان کی توجہ بہت ہی گہری ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کے ایسے خیالات جو ہیں۔ وہ دوسرے کے دل پر اثر کر جاتے ہیں۔ اور اسی کا نام نظر ہوتا ہے۔ پس اگر ایسی حالت میں کوئی بیمار ہو جائے۔ تو اس صورت میں سورہ فاتحہ یا قل اعوذ برب الفلق اور برب الناس پڑھ کے بچے پر دم کیا جاوے یا اگر بچہ نہیں جانور وغیرہ ہے۔ تو اس پر ہاتھ پھیر دیا جاوے۔ تو یہ دعا کی دعا بھی ہوتی ہے۔ اور تونیہ کی تونیہ بھی۔ والسلام۔

ایک چندہ کے متعلق ایک صاحب نے لکھا۔ کہ یہاں ایک بابو صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۱۹ء میں پڑھا تھا۔ کہ بغداد میں ترکوں کی شکست پر جو کہ شاید ۱۹۱۴ء یا ۱۹۱۵ء میں ہوئی تھی۔ قادیان کی احمدیہ جماعت کیطرف سے ۵۰۰ روپیہ حاکم اعلیٰ پنجاب کو بھیجا گیا تھا۔ کہ انگریزی بچوں میں ترکوں کی شکست پر خوشی منانے کے طور پر مٹھائی تقسیم کی جائے۔

اگر ریویو میں لکھا ہے۔ تو خطرناک ہے۔ میرے خیال میں یہ اس شخص کی بناوٹ ہے۔ نہ میں نے روپیہ دیا۔ نہ میری اجازت کے بغیر ایسا کوئی روپیہ دیا جا سکتا ہے۔ جب جرمن کو شکست ہوئی ہے۔ اس کی یادگار بنانے کی تحریک گورداسپور میں ہوئی تھی۔ تو اس میں ۵۰۰ روپیہ چندہ دیا تھا۔ کہ کوئی سکول وغیرہ بن جائے۔

بیوی سے سلوک آپ کا خط حضرت اقدس کے خدمت میں پہونچا۔ حضور فرماتے ہیں۔ جو میں نے نصیحت کی تھی۔ وہ کسی حالت کے ماتحت نہ تھی۔ میں نے تو آپ کو یہ نصیحت کی تھی کہ آپ بیوی سے اچھا سلوک کریں۔ کوئی حالت ایسی نہیں۔ جس میں کہا جا سکے۔ کہ بیوی سے برا سلوک کرو۔ شریعت نے بیوی کے متعلق تین حالتیں رکھی ہیں اور ان تینوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

(۱) ایسی صورت ہے۔ جبکہ بیوی فرمانبردار ہے یا اس کے نقائص قابل عفو اور درگذر ہیں۔ تو اس سے احسان اور محبت کا معاملہ کرے۔

(۲) ایسی صورت میں جب کہ وہ ناشزہ ہو لیکن اس کی اصلاح کی امید ہو۔ مختلف سزائیں مقرر کی ہیں۔ اور بعض سزائیں۔ جو بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کے لئے وقت مقرر کر دیا ہے۔ کہ اتنے وقت سے یہ نہیں بڑھنی چاہئیں۔ اس سزا کے بعد اگر خاوند چاہتا ہے کہ اس بیوی کو اپنے پاس رکھے۔ تو اس کے لئے یہی حکم ہے کہ اس کو محبت اور احسان کے ساتھ رکھے۔

ظلّیت کی حقیقت ظلّیت اور عکس سے مراد یہ نہیں ہے۔ کہ رسول کریم صلعم حیات دنیوی کے ساتھ کسی انسان کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی شخص کی نسبت دیکھتا ہے۔ کہ وہ کسی گذشتہ انسان سے مشابہت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یعنی کامل طور پر اسکے اعمال کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور اسکی کوشش کرتا ہے۔ اور اسکے کام کو اپنی طاقت کے مطابق کرنے لگتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنی وحی کے ذریعہ سے اس وفات یافتہ کے دل میں اسکی طرف توجہ پیدا کرتا ہے۔ اور اسکے دل میں اسباب کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ اسکے لئے دعا کرے۔ تب ایسے وقت میں دونوں کی توجہ ایک ہی مقصد اور ایک ہی مطلب کی طرف ہو کر ان دونوں میں ایسی یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ محب و محبوب میں ہونی چاہیئے۔ جسقدر زبردست یہ یگانگت ہو۔ اسی قدر انعکاس پہلے شخص کی قوتوں اور طاقتوں کے اس شخص کے دل پر جو زندہ ہے پیدا کیا جاتا ہے۔ اور اسوقت یہ اس شخص کا بروز اور ظل کہلاتا ہے۔ یہ عکس اللہ تعالےٰ پیدا کرتا ہے۔ م

مکتوبات امام

(مرسلہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب افسر ڈاک)

اقامۃ الصلوٰۃ آپ کے جواب میں حضور فرماتے ہیں مجھے آپ کی بیعت سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ آپ ملک صاحب کے خاندان میں سے ہیں۔ اللہ تعالٰے دوسرے لوگوں پر بھی اثر کرے۔ ہر خاندان ایک ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اکیلا آدمی اس میں اچھا نہیں لگتا۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنے نمونے سے ان لوگوں پر اثر کرنے کی کوشش کریں۔ منہ کا اسلام تو پہلے لوگوں میں بھی موجود ہے۔ احمدیت سے مراد حقیقی اسلام ہے۔ نماز خواہ کتنا ہی دل نفرت کرے۔ نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ بیسیوں باتیں ہیں۔ جو لوگ دوستوں کی خاطر کرتے ہیں۔ خواہ ان کا دل نہ بھی چاہے۔ کیا خدا کے لئے اپنے نفس پر صبر نہیں ہو سکتا نماز تمام روحانی ترقیات کی کنجی ہے۔ اس کو جو شخص ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ وہ کبھی نہ کبھی ذوقت رستہ کو پالیتا ہے۔ بشرطیکہ رسمًا نماز نہ پڑھے۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کے لئے پڑھے۔ اور جو لوگ نماز کے تارک ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بہت سے خطرات ہوتے ہیں۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ اور سمجھا ہے۔ ایک نماز کا چھوڑ دینا ایسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا کہ بیس سال کی نمازیں چھوڑنا اس لئے خواہ کتنی بھی تکلیف ہو۔ آپ نماز کو ہرگز ترک نہ کریں۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ نماز کو ترک نہ کریں۔ تو میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ساری عمر میں سے ایک نماز بھی ترک نہ کریں۔ اللہ تعالٰے آپ کو اسکی توفیق عطا فرمادے۔ والسلام

نظر اور اس کا علاج ایک صاحب نے پوچھا۔ کہ عام خیال ہے۔ کہ بچوں کو نظر لگ جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو اس کا علاج کیا ہے۔ حضور نے جواب میں لکھوایا۔ ہاں لگ جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انسان کے دل ایسی طاقت رکھی ہے۔ کہ ایک کے خیالات کا اثر دوسرے کے اوپر جا کر پڑتا ہے۔ جب انسان ہر چیز کو نہایت ہی محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو اس وقت اس کے دل میں اگر محبت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو ساتھ ہی مخفی طور پر ایک خطرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور ایسے ہی دوسرے شخص میں بچہ ہو۔ خواہ جوان منتقل ہو کر ایک قسم کا احساس کمزوری یا مایوسی کا کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ایک طبعی بات ہے۔ رسول کریم کے بعض اقوال سے بھی مستنبط ہوتا ہے۔ شریعت نے اس کو غیر معقول نہیں قرار دیا۔ ایسے لوگ جن کے دل زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ تھوڑی تھوڑی باتوں پر ان کی توجہ بہت ہی گہری ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کے ایسے خیالات جو ہیں۔ وہ دوسرے کے دل پر اثر کر جاتے ہیں۔ اور اسی کا نام نظر ہوتا ہے۔ پس اگر ایسی حالت میں کوئی بیمار ہو جائے۔ تو اس صورت میں سورہ فاتحہ یا قل اعوذ برب الفلق اور برب الناس پڑھ کے بچے پر دم کیا جاوے یا اگر بچہ نہیں جانور وغیرہ ہے۔ تو اس پر ہاتھ پھیر دیا جاوے۔ تو یہ دعا کی دعا بھی ہوتی ہے۔ اور دم تو ہو گی تو بہ بھی۔ والسلام *

ایک چندہ کے متعلق ایک صاحب نے لکھا۔ کہ یہاں ایک بابو صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سنہ ۱۹۱۹ء میں پڑھا تھا۔ کہ بغداد میں ترکوں کی شکست پر جو کہ شاید سنہ ۱۹۱۴ء یا سنہ ۱۹۱۵ء میں ہوئی تھی۔ قادیان کی احمدیہ جماعت کیطرف سے ..... روپیہ حاکم اعلیٰ پنجاب کو بھیجا گیا تھا۔ کہ انگریزی بچوں میں ترکوں کی شکست پر خوشی منانے کے طور پر مٹھائی تقسیم کی جائے *

اگر ریویو میں لکھا ہے۔ تو خطرناک ہے۔ میرے خیال میں یہ اس شخص کی بناوٹ ہے۔ نہ میں نے روپیہ دیا۔ نہ میری اجازت کے بغیر ایسا کوئی روپیہ دیا جا سکتا ہے۔ جب جرمن کو شکست ہوئی ہے۔ اس کی یادگار بنانے کی تحریک گورداسپور میں ہوئی تھی۔ تو اس میں ۵۰۰ روپیہ چندہ دیا تھا۔ کہ کوئی سکول وغیرہ بن جائے۔

بیوی سے سلوک آپ کا خط حضرت اقدس کے خدمت میں پہونچا۔ حضور فرماتے ہیں۔ جو میں نے نصیحت کی تھی۔ وہ کسی حالت کے ماتحت نہ تھی۔ میں نے تو آپ کو یہ نصیحت کی تھی کہ آپ بیوی سے اچھا سلوک کریں۔ کوئی حالت ایسی نہیں۔ جس میں کہا جا سکے۔ کہ بیوی سے بُرا سلوک کرو۔ شریعت نے بیوی کے متعلق تین حالتیں رکھی ہیں اور ان تینوں کے سوا اور کوئی نہیں *

(۱) ایسی صورت ہے۔ جبکہ بیوی فرمانبردار ہے یا اس کے نقائص قابل عفو اور درگذر ہیں۔ تو اس سے احسان اور محبت کا معاملہ کرے *

(۲) ایسی صورت میں جب کہ وہ ناشزہ ہو۔ لیکن اس کی اصلاح کی امید ہو۔ مختلف سزائیں مقرر کی ہیں۔ اور بعض سزائیں۔ جو بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کے لئے وقت مقرر کر دیا ہے۔ کہ اتنے وقت سے بڑھنی نہیں چاہئیں۔ اس سزا کے بعد اگر خاوند چاہتا ہے کہ اس بیوی کو اپنے پاس رکھے۔ تو اس کے لئے یہی حکم ہے کہ اس کو محبت اور احسان کے ساتھ رکھے۔

ظلّیت کی حقیقت ظلّیت اور عکس سے مراد یہ نہیں ہے۔ کہ رسول کریم صلعم حیات دنیوی کے ساتھ کسی انسان کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالٰے کسی شخص کی نسبت دیکھتا ہے۔ کہ وہ کسی گذشتہ انسان سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔ یعنی کامل طور پر اسکے اعمال کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور اسکی کوشش کرتا ہے۔ اور اسکے کام کو اپنی طاقت کے مطابق کرنے لگتا ہے۔ تو اللہ تعالٰے اپنی وحی کے ذریعہ سے اس وفات یافتہ کے دل میں اسکی طرف توجہ پیدا کرتا ہے۔ اور اسکے دل میں اسباب کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ اسکے لئے دعا کرے۔ تب ایسے وقت میں دونوں کی توجہ ایک ہی مقصد اور ایک ہی مطلب کی طرف ہو کر ان دونوں میں ایسی یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ محب اور محبوب میں ہونی چاہیئے۔ جتقدر زبردست یہ یگانگت ہو۔ اسی قدر انعکاس پہلے شخص کی قوتوں اور طاقتوں کے اس شخص کے دل پر جو زندہ ہے پیدا کیا جاتا ہے۔ اور اسوقت یہ اس شخص کا بروز اور ظل کہلاتا ہے۔ یہ عکس اللہ تعالٰے پیدا کرتا ہے *

چالیس ہزاری تحریک کی تیسری قسط

جن جماعتوں سے ابھی تک فہرست نہیں ملی۔ ان سے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنی اپنی مکمل فہرستیں جلد نزد دفتر ہذا میں ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ میں یہ تحریک کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جیسا کہ حضرت اقدس نے التزام فرمایا ہے۔ کسی احمدی دوست کو اس تحریک میں شامل کئے بغیر نہ چھوڑا جاوے۔ سب سے ان کی ماہوار آمدنی کا ½ حصہ لیا جاوے۔ اور ادائیگی یکمشت یا تین اقساط میں کی جاوے۔ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۴ء تک تمام وعدوں کی رقوم وصول ہو کر خزانہ بیت المال میں داخل ہو جانی ضروری ہے۔

اب ذیل میں فہرست دی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد دوسری فہرستیں بھی قادیان کے احباب کی علیحدہ پھر شائع ہونگی۔ اس فہرست کے ارسال فرمانے میں مکرمی جناب حضرت مفتی محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری نے خاص طور پر میری امداد فرمائی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نام	رقم
چوہدری برکت علی خاں ہیڈ کلرک	۷ - ۰ - ۰
جناب مفتی محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری	۲۵ - ۰ - ۰
منشی شادی خاں صاحب	۱۲ - ۰ - ۰
میاں اللہ دتا صاحب چپڑاسی	۴ - ۰ - ۰
میرزا منشی محمد اشرف صاحب محاسب صدر	۲۹ - ۰ - ۰
سید محمود عالم صاحب ہیڈ کلرک	۱۲ - ۰ - ۰
سید محمد اسماعیل " "	۶ - ۰ - ۰
میاں اللہ دتہ صاحب چپڑاسی	۳ - ۰ - ۰
منشی فضل احمد صاحب محصل وصایا	۸ - ۵ - ۳
میاں عبداللہ صاحب حافظ مقبرہ	۵ - ۰ - ۰
محمد عظیم خاں صاحب	۳ - ۵ - ۳
میرزا محمد شفیع بیگ صاحب	۲ - ۰ - ۰
سکینۃ النساء اول معلمہ گرلز سکول	۴ - ۱۰ - ۹
میمونہ بیگم معلمہ گرلز سکول	۲ - ۵ - ۳
رحمت النساء بیگم معلمہ گرلز سکول	۳ - ۵ - ۶
امۃ الرحیم " " "	۳ - ۵ - ۶
مائی مجو چپڑاسن	۱ - ۱۰ - ۹
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نور ہاسپٹل	۱۶ - ۰ - ۰
میاں رحمت علی صاحب وارڈ قلی	۴ - ۰ - ۰
میاں مولا بخش صاحب باورچی	۴ - ۱۰ - ۹
میاں چراغ خاں نانبائی	۴ - ۵ - ۳
میاں محمد دین صاحب مددگار باورچی	۲ - ۱۰ - ۹
اسماعیل نانبائی	۴ - ۵ - ۳
نور احمد صاحب مددگار نانبائی	۳ - ۵ - ۳
میاں غلام قادر صاحب بٹ	۳ - ۵ - ۶
میاں اسماعیل صاحب خادم مہمانخانہ	۲ - ۵ - ۳
میاں غلام قادر صاحب " "	۲ - ۵ - ۳
میاں بوٹے خاں صاحب خادم مسجد	۳ - ۱۰ - ۹
مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب	۲۳ - ۵ - ۶
قاضی سید امیر حسین صاحب	۳۳ - ۵ - ۶
شیخ عبدالرحمن صاحب مصری	۳۰ ادا کئے گئے
میر محمد اسحاق صاحب	۳۳ - ۵ - ۶
مولوی محمد اسماعیل صاحب	۲۳ - ۵ - ۶
ماسٹر محمد طفیل صاحب	۲۰ - ۰ - ۰
مولوی ارجمند خاں صاحب	۱۵ - ۰ - ۰
مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ	۱۵ - ۰ - ۰
مولوی مرزا بخش صاحب	۱۳ - ۰ - ۰
ماسٹر نذیر حسین صاحب	۱۳ - ۵ - ۰
قاضی عطاء اللہ صاحب	۲۸ - ۵ - ۰
قاری غلام یٰسین صاحب	۸ - ۵ - ۶
میاں [illegible] صاحب چپڑاسی	۴ - ۰ - ۰
خانصاحب منشی نعمت اللہ خاں صاحب ہیڈ کلرک	۱۳ - ۵ - ۶
مولوی محمد شاہزادہ صاحب	۲ - ۱۰ - ۶
میاں عبدالحق صاحب	۳ - ۱۰ - ۶
میاں عبدالعزیز صاحب	۲ - ۱۰ - ۶
حضرت مولوی شیر علی صاحب	۳۰ - ۰ - ۰
ماسٹر علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی	۳۰ - ۰ - ۰
ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے	۳۳ - ۵ - ۶
ماسٹر چراغ محمد صاحب	۲۴ - ۱۰ - ۹
ماسٹر حسین خاں صاحب	۱۳ - ۰ - ۰
ماسٹر محمد علی صاحب	۱۴ - ۰ - ۰
ماسٹر علی محمد صاحب	۱۴ - ۰ - ۰
مولوی محمد جی صاحب	۱۵ - ۰ - ۰
مولوی رحمت علی صاحب	۱۵ - ۰ - ۰
ماسٹر نذیر احمد صاحب	۱۰ - ۰ - ۰
ماسٹر محمد بخش صاحب	۸ - ۵ - ۳
ماسٹر حسن محمد صاحب	۸ - ۵ - ۳
ماسٹر عبداللہ صاحب	۸ - ۵ - ۳
مولوی سکندر علی صاحب	۷ - ۵ - ۳
مولوی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی	۷ - ۵ - ۳
منشی غلام محمد صاحب	۸ - ۸ - ۰
حکیم عبدالعزیز صاحب	۱۸ - ۰ - ۰
ماسٹر رحمت علی شاہ صاحب	۲۰ - ۰ - ۰
ماسٹر ماموں خاں صاحب	۱۱ - ۰ - ۰
ماسٹر عبدالرؤف صاحب	۱۲ - ۰ - ۰
میاں غلام قادر صاحب چپڑاسی	۴ - ۰ - ۰
مولوی محمد اسماعیل صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ	۵ - ۰ - ۰
سید خواجہ معین الدین صاحب۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	۶ - ۰ - ۰
ماسٹر محمد علی صاحب ٹیوٹر	۲ - ۱۱ - ۰
ماسٹر علی محمد صاحب "	۲ - ۱۱ - ۰
میاں محمد الدین صاحب باورچی	۴ - ۰ - ۰
میزان	۸۵۵ - ۲ - ۶
سابقہ وعدہ شائع شدہ	۸۶۰ - ۳ - ۶
کل وعدے	۱۷۱۵ - ۶ - ۰

محمد اشرف۔ قائمقام ناظر بیت المال۔ قادیان۔

کتاب محقق

یہ پاکٹ بک قریباً ۵۰۰ صفحہ کی ہے۔ جس میں وفات عیسیٰ ابن مریم اور دعاوی حضرت مسیح موعود پر سیر کن بحث کی گئی ہے اور ہر حوالہ پر نمبر دیکر ۱۴۳۴ تک تعداد پہنچائی ہے۔ حافظ سید شفیع احمد صاحب نے اس پر بہت محنت کی ہے۔ احباب اسکی ایک ایک جلد خرید کر فائدہ اٹھائیں اور مؤلف و پبلشر کی امداد کر کے ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔ قیمت [illegible]

چالیس ہزاری تحریک کی تیسری فہرست

جن جماعتوں سے ابھی تک فہرست نہیں ملی۔ ان سے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنی اپنی مکمل فہرستیں جلد تر دفتر ہذا میں ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ میں یہ تحریک کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جیسا کہ حضرت اقدس نے ارقام فرمایا ہے۔ کسی احمدی دوست کو اس تحریک میں شامل کئے بغیر نہ چھوڑا جاوے۔ سب سے ان کی ماہوار آمدنی کا ½ حصہ لیا جاوے۔ اور ادائیگی یکمشت یا تین اقساط میں کی جاوے۔ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۷ء تک تمام وعدوں کی رقوم وصول ہو کر خزانہ بیت المال میں داخل ہو جانی ضروری ہے۔

اب ذیل میں فہرست دی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد دوسری فہرستیں بھی قادیان کے احباب کی ملنے پر شائع ہونگی۔ اس فہرست کے ارسال فرمانے میں مکرمی جناب حضرت مفتی محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری نے خاص طور پر میری امداد فرمائی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نام	رقم
چوہدری برکت علی خاں ہیڈ کلرک	۷-۰-۰
جناب مفتی محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری	۷۵-۰-۰
منشی شادی خاں صاحب	۱۲-۰-۰
میاں اللہ دتا صاحب چپڑاسی	۴-۰-۰
میرزا منشی محمد اشرف صاحب محاسب صدر	۲۹-۰-۰
سید محمود عالم صاحب ہیڈ کلرک	۱۲-۰-۰
سید محمد اسماعیل " "	۱۵-۰-۰
میاں اللہ دتہ صاحب چپڑاسی	۳-۰-۰
منشی فضل احمد صاحب محصل وصایا	۸-۵-۳
میاں عبداللہ صاحب مالی مقبرہ	۵-۰-۰
محمد علیم خاں صاحب	۲-۵-۳
میرزا رفیق بیگ صاحب	۲-۰-۰
سکینۃ النساء اول معلمہ گرل سکول	۴-۱۰-۹
میمونہ بیگم معلمہ گرل سکول	۳-۵-۳
رحمت النساء بیگم معلمہ گرل سکول	۳-۵-۶
امۃ الرحیم " " "	۳-۵-۶
مائی مجو چپڑاسن	۱-۱۰-۹
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نور ہاسپٹل	۱۶-۰-۰
میاں رحمت علی صاحب وارڈ قلی	۴-۰-۰
میاں مولا بخش صاحب باورچی	۴-۱۰-۹
میاں چراغ خاں نانبائی	۴-۵-۳
میاں محمد دین صاحب مددگار باورچی	۲-۱۰-۹
اسماعیل نانبائی	۴-۵-۳
نور احمد صاحب مددگار نانبائی	۳-۵-۳
میاں غلام قادر صاحب بٹ	۳-۵-۶
میاں اسماعیل صاحب خادم مہمانخانہ	۲-۵-۳
میاں غلام قادر صاحب " "	۲-۵-۳
میاں بوٹے خاں صاحب خادم مسجد	۳-۱۰-۹
مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب	۳۳-۵-۶
قاضی سید امیر حسین صاحب	۳۳-۵-۶
شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری	۳۰-۰-۰ ادا کئے گئے
میر محمد اسحاق صاحب	۳۳-۵-۶
مولوی محمد اسماعیل صاحب	۲۳-۵-۶
ماسٹر محمد طفیل صاحب	۲۰-۰-۰
مولوی ارجمند خاں صاحب	۱۵-۰-۰
مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ	۱۵-۰-۰
مولوی مولا بخش صاحب	۱۳-۰-۰
ماسٹر نذیر حسین صاحب	۱۴-۵-۰
قاضی عطاء اللہ صاحب	۲۸-۵-۰
قاری غلام یٰسین صاحب	۸-۵-۶
میاں چراغ صاحب چپڑاسی	۴-۰-۰
خانصاحب منشی نعمت اللہ صاحب [illegible] کلرک	۱۲-۵-۶
مولوی محمد شاہزادہ صاحب	۲-۱۰-۶
میاں عبدالحق صاحب	۳-۱۰-۶
میاں عبدالعزیز صاحب	۲-۱۰-۶
حضرت مولوی شیر علی صاحب	۳۰-۰-۰
ماسٹر علی محمد صاحب۔ بی اے۔ بی ٹی	۳۰-۰-۰
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ بی اے	۳۳-۵-۶
ماسٹر چراغ محمد صاحب	۲۶-۱۰-۹
ماسٹر حسین خاں صاحب	۱۳-۰-۰
ماسٹر محمد علی صاحب	۱۲-۰-۰
ماسٹر علی محمد صاحب	۱۲-۰-۰
مولوی محمد جی صاحب	۱۵-۰-۰
مولوی رحمت علی صاحب	۱۵-۰-۰
ماسٹر نذیر احمد صاحب	۱۰-۰-۰
ماسٹر محمد بخش صاحب	۸-۵-۳
ماسٹر حسن محمد صاحب	۸-۵-۳
ماسٹر عبداللہ صاحب	۸-۵-۳
مولوی سکندر علی صاحب	۷-۵-۳
مولوی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی	۷-۵-۳
منشی غلام محمد صاحب	۸-۸-۰
حکیم عبدالعزیز صاحب	۱۸-۰-۰
ماسٹر رحمت علی شاہ صاحب	۲۰-۰-۰
ماسٹر ماموں خانصاحب	۱۱-۰-۰
ماسٹر عبدالرؤف صاحب	۱۲-۰-۰
میاں غلام قادر صاحب چپڑاسی	۴-۰-۰
مولوی محمد اسماعیل صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ	۵-۰-۰
سید خواجہ معین الدین صاحب۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	۴-۰-۰
ماسٹر محمد علی صاحب ٹیوٹر	۲-۱۱-۰
ماسٹر علی محمد صاحب "	۲-۱۱-۰
میاں محمد الدین صاحب باورچی	۴-۰-۰
میزان	۸۵۵-۲-۶
سابقہ وعدہ شائع شدہ	۸۶۰-۳-۶
کل وعدے	۱۷۱۵-۶-۰

محمد اشرف۔ قائمقام ناظر بیت المال۔ قادیان۔

کتاب محقق — یہ پاکٹ بک قریباً ۵۰ صفحہ کی ہے۔ جس میں وفات عیسیٰ ابن مریم اور دعاوی حضرت مسیح موعود پر سیر کن بحث کی گئی ہے اور ہر حوالہ پر نمبر دیکر ۱۳۲ تک تعداد پہنچائی ہے۔ حافظ سید شفیع احمد صاحب نے اس پر بہت محنت کی ہے۔ احباب اسکی ایک ایک جلد خرید کر فائدہ اٹھائیں اور مولف و پبلشر کی امداد کر کے ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔ قیمت

جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء

جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء خدا کے فضل و رحم کے ماتحت نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ جزاء عطا فرمائے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کا کام خاکسار کے سپرد فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ابھی سے جلسہ سالانہ کی تیاری کی جائے۔ بدیں وجہ میں ان سطور کے ذریعہ تمام احباب کی خدمت میں اطلاعاً اعلان لکھتا ہوں کہ وہ امداد کے لئے تیار رہیں۔ لکڑی اور گھی ان دو اشیاء کا بندوبست تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ گو وعدے کہیں سے نہیں آئے۔ مگر لکڑی کے متعلق تو ایک پکا ٹھکانہ ضلع منٹگمری کو ہم سمجھ چکے ہیں۔ اور وہ بھی چک نمبر ۴ کو۔ اور گھی کے متعلق بھی وہی لوگ جنہوں نے ہر جلسہ پر گھی دیا ہے۔ وہی اب بھی دینگے۔ آخر خدا کا کام ہے۔ کون ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ اس دفعہ تو میں گھی نہیں دونگا۔ لونڈی کس کی اور گھی کس کے؟ گھی کس کا اور دینے والے کس کے؟ سب خدا کے ہیں۔ پس ان دو اشیاء کا تو مجھے فکر ہی نہیں۔ یہ تو میں ایسا سمجھتا ہوں گویا کہ میرے پاس سٹور میں ہیں۔ ہاں باقی اشیاء کے متعلق بے شک احباب کو تحریک کی ضرورت ہے اس لئے میں تمام احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ آئندہ میں انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کی ایک مکمل فہرست شائع کروں گا۔ جس کو پڑھ کر دوست مجھے اطلاع دیں کہ وہ اس فہرست میں سے کس کس چیز کے دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جاویں۔ یہ تو دوستوں سے مطالبہ ہے۔ اور ان کی ذمہ واری کا ذکر ہے۔ اب کچھ اپنی ذمہ واری کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جلسہ سالانہ جیسے عظیم اژدہام کے موقعہ پر ہر قسم کی تکالیف مہمانوں کو پہنچنے کا امکان ہے۔ اور خواہ کس قدر بھی احتیاطیں اختیار کی جاویں پھر بھی کما حقہ آرام مہمانوں کو نہیں پہنچ سکتا۔ مگر تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی طرف سے جن امور کو ہم موجب تکلیف سمجھیں۔ ان کو دور کریں۔ اور جن باتوں کو آرام کا موجب سمجھیں۔ ان کو اختیار کریں۔ اس لئے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی آراء سے خاکسار کو مطلع فرماویں۔ کہ کن امور کی اصلاح ضروری ہے۔ اور کن امور کو اختیار کرنے سے قیام و طعام میں خوبی پیدا ہو سکتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس طرف توجہ فرما کر مجھے مشکوری کا موقعہ دینگے۔

خاکسار سید محمد اسحٰق قادیان

میدان ارتداد

جبکہ علمائے اسلام فرخ آباد میں مولوی آل نبی صاحب کی سرکردگی میں احمدیوں کے خلاف مباحثہ و مناظرہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آریہ پرچارک اردگرد کے دیہات میں موقعہ پاکر غریب ملکانوں کو مرتد بنا رہے ہیں چنانچہ موضع سنگھول کے بعد موضع بیرپور میں ۷ فروری کو شدھی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ ہمارے مبلغ مولانا مولوی عبد العزیز صاحب احمدی و مولوی عبد الرشید صاحب احمدی علی الصبح وہاں پہنچ گئے۔ اور لوگوں کو آریہ مت کی اصلی تعلیم سے آگاہی دی۔ نیوگ کا حال سنکر اشدھ ہونیوالے والوں نے کانوں پر ہاتھ دھرے۔ اور جب ان کو یہ بھی بتایا گیا۔ کہ سوامی شردھانندجی ملکانوں کو اشدھ کر کے اب چماروں اور بھنگیوں کی اشدھی میں مشغول ہو گئے ہیں۔ تاکہ اشدھ ملکانوں کی برادری وسیع ہو جائے۔ اور ان کے لئے روٹی بیٹی والے معاملات میں آسانی ہو۔ تو انہوں نے ایسی اشدھی پر لعنت کی اور کہنے لگے۔ کہ ہم اشدھ چماروں وغیرہ کو اپنے کنوئیں پر ہرگز نہ چڑھنے دینگے۔ آریہ پرچارک شرمندہ ہو کر لوٹ گئے۔ مقامی نو مسلم راجپوت اکبر خان۔ تراب خان و نذیر خان خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں۔ کہ انہوں نے اس موقعہ پر بڑی جرأت سے کام لیا۔ اور بڑی اسلامی غیرت دکھلائی۔

اخیر میں ہم نہایت ادب سے (غیر احمدی) مسلمان علماء کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کی مخالفت میں تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہونگے۔ مفت میں غریب ملکانوں کا روپیہ ہمارے خلاف کوشش میں ضائع نہ کریں۔ افسوس ہے کہ چندہ دینے والے احباب بھی غور نہیں کرتے۔ کہ اپنے اموال کن کے ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ والسلام۔ خاکسار عبد اللہ خان بھٹی عفا اللہ عنہ قائمقام امیر المجاہدین احمدیہ دار التبلیغ ۔ آگرہ۔

شدھی پر موت

موضع صالح نگر ضلع آگرہ نو مسلم راجپوتوں کا ایک گاؤں ہے۔ آریہ لوگ بہت دیر سے وہاں کے بعض لوگوں کو لالچ دے رہے تھے۔ چنانچہ اس سے پہلے بھی ایک شخص کو لالچ اور دھوکہ دے کر اس کے زیر اثر آدمیوں کو اشدھ کرنے کے لئے ایک تاریخ بندھوا دی تھی۔ لیکن جب ان لوگوں کو سمجھایا گیا۔ تو وہ خدا کے فضل سے سمجھ گئے۔ اور اشدھ ہونے سے رک گئے۔ اب پھر ہندو بنئے پنا لال کے اثر و رسوخ کو استعمال کیا گیا۔ اور اس کے ذریعہ سے گاؤں کے چند لوگوں کو لالچ دے کر اشدھی کے لئے رضامند کر لیا۔ چنانچہ ۱۶ فروری ۱۹۲۴ء کو بہت سے آریہ لوگ گاؤں میں آئے۔ اور مورخہ ۱۷ فروری اشدھی کی تاریخ مقرر کر دیگئی۔

گاؤں کے معزز نو مسلم راجپوتوں سے اور ہمارے مبلغین نے ان کو ہر طرح سے سمجھایا۔ لیکن وہ لوگ نہ مانے۔ اور ان میں سے مسمی اے سنگھ اور اس کے چچا کرپا رام نے بہت زور سے گاؤں کے لوگوں کی اور ہمارے مبلغین کی سخت مخالفت کی۔ اور بہت بے باکی اور شوخی سے کہا کہ ہمیں کوئی نہیں روک سکتا

ہم تو ضرور شدھ ہو نگے۔ اس بیباکی اور شوخی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور ۸ر فروری ۱۹۲۳ء کو مسمی اسنے سنگھ مذکور بیمار ہو گیا۔ اور دن بدن اس کی حالت بگڑتی گئی۔ آریہ لوگوں نے اس کا علاج کیا۔ اور اپنے معالج بھیجے۔ لیکن ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر اس کے گھر کے لوگ سخت گھبرا گئے۔ اور انہیں اشدھی سے سخت دہشت اور خوف محسوس ہوا۔ اشدھی کی تاریخ ۱۷ر فروری کی مقرر ہو چکی تھی۔ مورخہ ۱۴ر فروری کو بیمار مذکور اشدھی ہونے سے پہلے ہی دنیا سے اٹھا لیا گیا۔ اور اپنے پسماندگان کو اپنے فعل سے سمجھا گیا۔ کہ بیباکی اور شوخی کا نتیجہ بہت برا ہوتا ہے۔ اس واقعہ ہائلہ کو دیکھ کر اشدھی کی تاریخ رک گئی اور تمام گاؤں کے لوگوں میں اس قہری نشان کا چرچا اور اثر ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

فتح محمد خان سیال

قائمقام نائب ناظر انسداد ارتداد۔ قادیان

فرخ آباد میں غیر احمدی جلسہ

غیر احمدیوں کے جلسہ کا آج چوتھا دن ہے۔ اور ایک دن علی برادران کی آمد کی وجہ سے اور بڑھایا ہے گو جلسے کی اغراض میں سے سیاسی غرض بھی تھی۔ مگر ان چار دنوں میں صرف ہماری مخالفت کی گئی۔ اور تہذیب و اخلاق کو چھوڑ کر سخت دشنام دہی سے کام لیا۔ گندی گالیاں حضرت اقدسؑ کی شان میں استعمال کیں۔ جماعت احمدیہ کو گندے الفاظ سے مخاطب کرتے رہے۔ اور اپنے یہودی ہو جانے کا پورا پورا ثبوت دیا ؛

ہم نے دو آدمیوں کو نوٹ لینے پر مقرر کیا ہوا تھا جنہوں نے نہایت صبر و تحمل سے یہ کام کیا۔ ۲۲ر فروری کو ہم نے ایک اشتہار بعنوان "مولوی صاحبان کی مخالفت اور اس کے نتائج" نکالا۔ جس کا اثر لوگوں پر اچھا ہوا۔ سوائے شریروں کے اور بعض لوگوں کے ان مولویوں کی گالیوں کا اثر بھی برا پڑا۔ مگر عام طور پر لوگ آل نبی مولوی کے مغالطے میں آئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جلسے میں انہوں نے سوالات کرنے کی اجازت بند کی ہوئی تھی۔ آخر ہم سب ۲۳ر کو جلسے میں گئے۔ جناب خان صاحب منشی فرزند علی خان صاحب بھی ۲۱ر فروری کو تشریف لے آئے تھے۔ اور جلسہ پر ہمارے ہمراہ گئے۔ ایک تقریر کے بعد سوالات کی اجازت مولوی جلال الدین صاحب نے چاہی۔ مگر مولوی صاحب کا بولنا تھا کہ چاروں طرف گھمسان پڑ گیا۔ ان کے والنٹیر چاروں طرف سے ہمارے گرد جمع ہوئے آل نبی مولوی الگ چلانے لگا۔ سٹیج پر ایک مولوی الگ چلانے لگا۔ اور صدر جلسہ جو قدرے شریف معلوم ہوتے تھے۔ خاموش بیٹھے۔ کوئی دس منٹ گڑبڑی رہی۔ آخر صدر جلسہ نے کہا۔ کہ ہم سوالات کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس کے بعد ہم چلے آئے اکثر بد معاشوں نے ہمارے اٹھنے پر لاحول پڑھنا شروع کیا۔ جو پہلے سے مولوی لوگوں نے سکھا رکھا تھا۔ اب شہر میں ایک جوش پھیل رہا ہے۔ چاروں طرف سے گالیاں ہی گالیاں سنائی دیتی ہیں۔ بعض شریر بلا بلا کر ہمارے آدمیوں کو گالیاں دے رہے ہیں۔ چلنا پھرنا دوبھر ہو رہا ہے۔ جب کوئی پاس سے گذرتا ہے۔ تو چڑا چڑا کر لاحول پڑھا جاتا ہے۔ غرض عجب طوفان بے تمیزی ہے۔ جو مچا ہوا ہے۔

مولوی آل نبی نے بڑے جوش سے کہا کہ میں نے اپنی زندگی قادیانیوں کی مخالفت کے لئے وقف کر دی ہے۔ اگر جیل میں چلا گیا۔ تو بھی مخالفت کروں گا۔ خون بہا دوں گا۔ مر جاؤں گا۔ اُن کی قادیان میں بھی جا کر مخالفت کروں گا۔ ان کو شہر سے نکال کر چھوڑوں گا۔ بلکہ ہندوستان سے نکالوں گا۔ اور اس وقت تک دم نہ لوں گا۔ یہ لوگ آریوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ کلمہ پڑھ کر دھوکہ دیتے ہیں۔ ان کو بائیکاٹ کر دو۔ غرض لوگوں کو خوب اشتعال دے رہا ہے۔ چنانچہ جمعہ خان نے جس نے پہلے بھی ہمارے مبلغوں پر حملے کئے ہیں۔ اس جلسہ میں بھی ہمیں گالیاں دیں۔ بلکہ حملے کرنے کو دوڑتا رہا۔ مگر چند لوگوں نے پکڑ لیا۔ جلسہ میں وہ سارے مولوی نہیں آئے۔ جن کا نام اخبار میں درج تھا۔ صرف چند ایک ہی آئے۔ مثلاً نثار احمد صدر جلسہ۔ ادریس۔ فاروق۔ بدر عالم غلام محمد۔ فضل محمد۔ تلامذہ محمد علی مونگھیری وغیرہ۔

۲۳ر کو ہم نے ہینڈ پریس پر ایک اور اشتہار بعنوان "عقاید جماعت احمدیہ" نکالا۔

مولوی آل نبی سے مناظرے کے متعلق کچھ خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔ جس کو میں نے الگ رپورٹ کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ یہ مولوی اس قدر بد اخلاق ہے کہ انجمن رفیق الاسلام والوں کو جو کو آپریٹر ہیں بھی گالیاں دیں۔ کہ وہ شکم پرور ہیں۔ ان کا جلسہ اسلامی جلسہ نہیں تھا۔

اس موقعہ پر جناب ڈاکٹر شمس الدین صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ حافظ ملک محمد صاحب برادرم عبد السلام صاحب نے خاص طور پر محنت سے کام کیا۔

آج ۲۴ر فروری کو ایک خواندہ نوجوان عبد الوہاب صاحب ساکن اکبر پور کی جناب خان صاحب منشی فرزند علی صاحب نے بیعت لی۔

۲۴ر فروری کی شام کو ایک اور طویل اشتہار بعنوان "اظہار صداقت" طبع کرا کر شائع کیا گیا۔

محمد شفیع اسلم انسپکٹر تبلیغ فرخ آباد

النظر

اخبار شمسی لاہور

اس اخبار کے چند پرچے ہمارے دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ اخبار محنت اور شوق سے مرتب کیا جاتا ہے۔ صنعتی تجارتی۔ تمدنی۔ تاریخی۔ سیاسی۔ مضامین ہوتے ہیں سالانہ چندہ ۸ روپے۔ ششماہی ۴ روپے

مینیجر اخبار شمسی چونی منڈی لاہور سے منگایا جا سکتا ہے۔

ریویو کی توسیع اشاعت کی تحریک

(المدد) ریویو آف ریلیجنز قادیان کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس وقت توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے۔ اپنی ہمت دکھلادیں"

اور پھر فرماتے ہیں۔

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت سے دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قایم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے"

میرے سید و مولےٰ نے جماعت سے دس ہزار خریدار کا مطالبہ اس وقت کیا جب کہ جماعت کی تعداد لاکھ سے زیادہ نہ تھی۔ تو کیا اب چھ سات لاکھ جماعت کی موجودگی میں میری یہ درخواست کہ کم از کم ایک ہزار خریدار ریویو کو دیا جائے۔

ہاں اس رسالے کے لئے جسمیں نہایت تحقیقی و علمی مضامین اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں شائع ہوتے ہیں۔ جس میں اسلام کے اندرونی فرقوں پر ان کی غلطیاں واضح کی جاتی ہیں۔ اور اسلام کے دشمنوں پر حجت ملزمہ قائم کر کے صراط مستقیم دکھایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام کا نمونہ دکھانے والی قوم کے سامنے کچھ ایسی درخواست ہے جو پوری نہ ہو۔ ہرگز نہیں مجھے یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک ہزار خریدار رسالہ ریویو کو ضرور دیا جائیگا کیونکہ موجودہ صورت میں خریداروں کی اتنی کمی ہے کہ خرچ آمد سے زیادہ ہے۔ حالانکہ ریویو آف ریلیجنز کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنا رسالہ تشحیذ الاذہان بند کرا دیا۔ تاکہ جماعت کی توجہ بجائے دو رسالوں کے ایک رسالہ کی طرف ہو۔ تاکہ پوری پوری ہو سکے۔ پس دوست خود خریدار بنیں۔ اور اگر پہلے سے خریدار ہیں۔ تو دوسروں کو خریدار بنائیں۔

قیمت سالانہ صرف تین روپیہ سے ۳ر۔ اور طلباء کے لئے اڑھائی روپے ۲؂۸

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یوگنڈا (برٹش افریقہ) کے حالات

اس ملک میں کوئی شاید ہی ایسا آدمی ہو۔ جس کی ایک عورت ہو۔ وگرنہ سب کے سب دو دو چار چار بیویاں رکھتے ہیں۔ اور ان کے چیف تو گن بھی نہیں سکتے۔ کہ کتنی ہیں جب میں آیا۔ تو ایک چیف کے وہاں راستہ میں رہنا پڑا۔ تمام گاؤں کی عورتیں میری آمد کی خوشی میں اپنی زبان میں گیت گاتیں۔ اور اچھلتی کودتی تھیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے۔ تو کہا۔ کہ رقص کر رہی ہیں۔ اس چیف سے دریافت کیا۔ کہ تیری عورتیں کتنی ہیں۔ تو کہنے لگا۔ کہ معلوم نہیں ہیں۔ مگر ان کے جھونپڑے بتا تا جاتا تھا تو کل ۲۶ ہوئے۔ عیسائی لوگ کئی سالوں سے کوشش کرتے ہیں۔ مگر نام کے عیسائی تو بنائے ہوئے ہیں۔ مگر عورتیں سب کی ایک سے زیادہ ہیں۔ عورتیں صرف اپنے ستر ڈھانپنے کے لئے گھٹنوں تک کپڑا باندھتی ہیں۔ اور بعض تو درختوں کی چھال سے کپڑا بنا کر اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیتے ہیں۔ اکثر مرد بکرے کی کھال اپنے زیریں حصہ جسم پر باندھتے ہیں۔ اور باقی سب ننگے۔ گوشت خواہ کسی چیز کا ہو کھا لیتے ہیں۔ مثلاً کتے۔ بلی۔ چوہے۔ اور بعض تو مینڈک بھی کھا لیتی ہیں۔ اسلامو۔ یعنی مسلمان یہ چیزیں نہیں کھاتے۔ اور یہی نشانی ہے۔ ان کے اسلام کی۔ چھاتی قریباً سب لوگوں کی ننگی رہتی ہے۔ زمین پر آگ کے قریب سوتے ہیں۔ عجیب بات یہ دیکھی ہے۔ کہ ان کے نام بہت ہی حیران کرنے والے ہوتے ہیں مثلاً Simpany ٹیبل۔ Mponda گلاس Shilling یعنی کرسی۔ Matchiza یعنی بیچ بکس تا زنج جنوری اگر کسی کو پوچھو۔ کہ تمہاری عمر کتنی ہے۔ تو ہرگز نہیں بتا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ کہے گا۔ کو ہ مٹی یعنی دس سال اور میں نے اکثروں کو دیکھا ہے۔ کہ بہت بوڑھے ہیں بعض میرے خیال میں سو سال سے اوپر ہیں۔ مگر برابر چلتے پھرتے ہیں۔ ان کی خوراک مکئی کا آٹا ہے۔ مکئی کو پانی میں بھگو کر گھوٹ لیتے ہیں۔ اور پھر دھوپ میں خشک کر کے آٹا یعنی Meal رکھ لیتے ہیں۔ اور گرم پانی میں تھوڑا اسینک کر کھا لیتے ہیں۔ نمک ان لوگوں کے لئے بڑی نعمت ہے۔ بعض لوگ تو راکھ کو بھگو کر اس کے اندر سے پانی نکال کر وہ نمکین پانی بطور نمک کے کھاتے ہیں۔ نقال اوّل درجے کے ہیں۔ اگر ان کی میت پر کوئی سفید آدمی White man انڈین یا European یورپین جنازہ کے لئے ہو۔ تو بہت ہی خوش ہوتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ میت بخشی گئی۔ کیونکہ اس کے لئے White man نے دعا کی۔ والسلام

خاکسار:۔ عبد الرحمٰن۔

دو ہزار مذہبی سکھوں کا اعلان

مفصلہ ذیل چٹھی پرتاب کو برائے اشاعت بھیجی گئی (ایڈیٹر)

ایڈیٹر صاحب پرتاب۔ آپ کے اخبار ۲۷ ر ۲۸ ر فروری میں دو مضمون چھپے ہیں جنمیں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ دو ہزار مذہبی سکھ مسلمان نہیں ہوئے۔ حتیٰ کہ خزان سنگھ بھی مسلمان نہیں ہوا۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ میں خزان سنگھ اس چٹھی کا بھیجنے والا سچے دل سے اسلام قبول کر چکا ہوں۔ اور میرے ساتھ جو میرے مرید ہیں۔ انمیں سے بھی جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ انکی تعداد بچے اور عورتوں سمیت دو ہزار ہے۔ اگر کسی کو شک ہے۔ تو وہ باضابطہ ایک بااثر اور معتبر گروہ کا قائمقام ہو کر آوے۔ ہم اسے شمار کرا دینگے۔

اور لڑکی کی شادی کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ ثبوت دیا جاوے۔ کہ نرائن سنگھ مسلمان نہیں ہوا۔ خزان سنگھ نقلم خود۔ قادیان ۲۷ ر فروری ۱۹۲۴ء

(خاکسار ناظر دعوۃ و تبلیغ)

409

دشمن کش حربے نصف قیمت پر

مولوی ثناء اللہ امرتسری مشہور دشمن سلسلہ احمدیہ کا ناطقہ بند کرنیوالی دس کتابوں کا مکمل سٹ جن کی موجودہ قیمت تین روپیہ ہے۔ ماہ مارچ میں نصف قیمت عہ میں ملیگا اور محصولڈاک بذمہ خریدار۔عصار روپیہ کا وی پی بھیجا جائیگا۔ ثنائی فرار مباحثہ سے انکار۔ فیصلہ الٰہی۔ ثنائی روسیاہی۔ ثنائی فوٹو۔ فیصلہ خدائی بر مسمات ثنائی۔ مرقع ثنائی۔ چودہویں صدی کا یہودی۔ ثنائی چکر۔ ثنائی پردہ دری۔ صادق کلمات بجواب ثنائی مخوفات۔ دیدہ قائم۔ دو دو چار چار دست ملکر منگالیں تو محصولڈاک میں کفایت ہوگی۔ جلد درخواست کرو۔ موقعہ جانے نہ پائے المشتہر:۔ منیجر فاروق بک ایجنسی ضلع گورداسپور پنجاب۔

ایک اراضی فروخت ہوتی ہے

جو کہ اراضی واقعہ قادیان متصل دار الضعفا جانب شمال عین برلب سڑک داندر آبادی تعدادی چھ کنال ۱۰ مرلہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کو فروخت نرخ بازاری پر کرنا چاہتا ہوں۔ جس کسی شخص کو خریداری منظوری ہو۔ وہ خیر الدین وثیقہ نویس قادیان سے مل کر موقعہ دیکھ لیں۔ اور قیمت کا فیصلہ کریں۔ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

لاہور۔ سوتر منڈی۔ بر مکان شیخ نصیر الدین مرحوم۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ مستقل آمدنی

ہر شہر اور قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہو کر حاصل کر سکتا ہے۔ ۵۰ر کے ٹکٹ بنام جنرل منیجر روانہ کرکے تو عدہ وضوابط طلب کریں

دنیا پلٹ گئی

آئیں کدھر ہیں آج قدرداں کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب احسانی

ایک ایسی مکمل اور جامع و مانع کتاب ہے۔ جو برسوں کی عرقریزی اور قلمی نسخہ جات کی چھان بین کے بعد آنکھوں کا تیل نکال کے تالیف ہوئی ہے۔ اس میں طب یونانی کے بحر لاتتناہی کو ایک کوزہ میں بند کردیا گیا ہے۔ کتاب کیا ہے۔ گویا طبقہ حکماء کی ایک انجمن ہے۔ جو آپ کو ہر وقت ہر مرض کا مفید مشورہ بلا فیس دینے کے لئے تیار ہے۔ حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید۔ سب اسی طب یونانی کے خوشہ چیں ہیں۔ جو دنیا بھر کے علوم و فنون کی سرمایہ حیات مانی جا چکی ہے۔ پس اگر آپ اپنی اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی با آرام و عافیت گزارنا چاہیں۔ تو آج ہی ایک جلد کتاب مذکور کی طلب فرمادیں۔ جس میں سینکڑوں ایسے مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ جو ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی آپ کو دوسری جگہ سے نہیں مل سکینگے قدیم و جدید سہل و پیچیدہ امراض کے آسان ترین داخلی و خارجی مخفیہ و صدریہ علاج آپ کو اسی کتاب میں ملیں گے۔ جس پر عمل کرنے سے انسان واقعی تندرست انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ کتاب مجلد حجم ۴۰۴ صفحات۔ قیمت درجہ اول للعہ ر درجہ دوم ہیجر ہیجے بلا جلد ہیجے ہیہر

ملنے کا پتہ

حکیم نور محمد ولد حکیم مولوی فضل احمد صاحب مالک شفاخانہ شیر صحت

کشمیری بازار۔ لاہور

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ یہ ضعف بصر ککرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا دھند۔ پڑبال۔ غبار۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے مزید اطمینان کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔ ایک ڈپٹی کمشنر کی شہادت۔ جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ادکاڑہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک آنکھوں کے مریض کو جسکی بصارت میں دن بدن کمی اور دھند بڑھتی جاتی تھی اُسکو سرمہ دیا۔ چند روز کے استعمال کے بعد اسنے مجھے شکریہ سے کہا۔ .... کہ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں کا نور بصارت ترقی پر ہے۔ دھند جاتی رہی آنکھوں میں ٹھنڈک اور نظر میں تیزی ہے۔ میں بغرض افادہ عام یہ نوٹ اشاعت اخبار کیلئے خدمت میں بھیجتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔ ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور۔ کارخانہ موتیوں کا سرمہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ یہ پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائے گا۔ کیونکہ اشاعت پہلے سے دوچند ہے۔

مدت	اجرت صفحہ	اجرت ½ صفحہ	اجرت کالم	اجرت ½ کالم	اجرت ¼ کالم	اجرت [illegible]
۴۸ بار	۳۰۰	۱۰۳	۷۰	۴۰	۲۶	۲
۲۴ بار	۱۰۷	۵۴	۳۲	۲۳	۱۴	[illegible]
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	[illegible]
۶ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	[illegible]
۳ بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۱
۱ بار	۷	۴	۳	۲	۲½	[illegible]

ضمیمہ دو صفحے بالتقطیع بارہ روپے فی سطر ۳ر۔ منیجر الفضل

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مختصر خبریں

ایک ہتھیار فرانس کے سائنس دان نے ایجاد کیا ہے۔ اس میں تیل اور پھٹنے والی چیزیں بھر دیتے ہیں جس کو زمین یا ہوائی جہاز سے پھینکا جا سکتا ہے۔ جب پھٹنے والی چیزیں پھٹ جاتی ہیں۔ تیل چاروں طرف پھیل کر گرتا ہے۔ ایک قسم کی آگ کی بارش ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ آگ اس قدر تیز اور اتنی ظالم ہوتی ہے کہ اس سے رجمنٹوں کی رجمنٹیں تباہ ہو سکتی ہیں۔

فرانس نے اس قسم کی ایک توپ بھی ایجاد کی ہے۔ جس کے ذریعہ گولا ۲۰۰ میل کے فاصلہ تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہی ہے۔ کہ جب گولا اس کے منہ سے خارج ہوتا ہے۔ تو جوں جوں یہ توپ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اس کی رفتار میں تیزی آتی جاتی ہے۔

ایک کے بعد دوسرا گولا پرو کر ایک مالا تیار کی جاتی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا چلتا جاتا ہے۔ یہ گولے ۳۵ میل تک پھینکے جاتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مزید کوشش کرنے سے اس فاصلہ میں اور اضافہ ہو سکے گا۔ اس توپ کے ذریعہ برلن سے لنڈن اور آسانی سے پیرس پر گولے باسانی پہنچ سکیں گے۔ یہ بھی فرانس کے سائنس دانوں کی ایجاد کا نمونہ ہے۔

اہل جرمن نے ایک توپ بنائی ہے۔ جس کیساتھ موٹر بھی ہے۔ جو گھنٹہ میں ۵۰ سے ۶۰ میل تک دوڑنے کے ساتھ گولوں کی بارش کرتی جائے گی۔

سائنس دانوں نے ایک اور ہتھیار تیار کیا ہے۔ جس کے ذریعہ بجلی کی لہریں پیدا کر کے دشمن کی بارود وغیرہ کو آگ لگائی جا سکے گی۔

ایک ٹینک میں زہریلی گیس بھر کر اس کا منہ دشمن کی طرف کر دیتے ہیں۔ بس اس سے زہریلی ہوا نکل نکل کر دشمن کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔

آسٹریلیا نے سوویٹ حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن میں ویسٹ منسٹر گرجا کے مینار سے ایک عورت نے خود گر کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔

بمبئی میں ملوں کی سٹرائک ابھی جاری ہے۔ مزدور فاقہ کر رہے ہیں۔ اور عزم مصمم کر چکے ہیں۔ کہ بغیر بونس کے کام پر نہیں جائیں گے۔

ولیعہد جاپان کی شادی کی رسم شاہی محل میں عمل میں آئی۔ مذہب شنٹو کی کتاب کی تلاوت کی گئی اور آخر میں شراب کا دور چلا۔

ڈاکٹر جیمس کاٹن نے حال میں ایتھر کا ایک مرکب ایسا تیار کیا ہے۔ کہ جس کے سونگھنے کے بعد انسان کی قوت رازداری سلب ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنا گہرے سے گہرا راز بتا دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

طہران۔ ۲۶ فروری "جریدہ ایران" کے ماسوا تمام اخبارات نے شاہ ایران کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ اور علانیہ طور پر اس کی معزولی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور جمہوریت کے قیام کیلئے شور مچا رہے ہیں۔ ملا لوگ بھی جمہوری شکل کی حکومت کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔ اغلب خیال ہے کہ یہ مسئلہ مجلس وزارت میں پیش ہوگا۔

جرمنی میں ایک لیڈی ہے۔ جو قوت ارادی سے بیماروں کا علاج کرتی ہے۔ اس نے کئی ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے۔ جن کو ڈاکٹر لا علاج کہہ چکے تھے۔ وہ لیڈی قوت ارادی سے بیمار کے دل میں اس امر کا مکمل یقین بٹھا دیتی ہے۔ کہ "میں ہرگز بیمار نہیں ہوں"۔ اور جس وقت اس قوت کا عمل بیمار پر کرتی ہے۔ اس وقت وہ اپنے آپ کو مکمل صحت میں چلتا پھرتا۔ کھاتا۔ پیتا۔ دیکھتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ چند دن کے عمل کرنے کے بعد اس کو پختہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ بیمار ہی نہیں۔ یقین ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جو انسانی جسم کی تمام مشینری کی حرکات کو بدل دیتی ہے۔ اور واقعی بیماری رفع ہو جاتی ہے

لنڈن میں ۲۴ عدد تھیٹر اور گانے بجانے کی جگہیں ہیں۔ ۲۰۴ عدد سینما کمپنیاں۔ ۵۴ عدد پبلک ناچ گھر اور ۱۳ عدد عجائب گھر ہیں۔

گذشتہ سال میں ۹۵۰۰۰ ہفتوں کا کام بیماری کے باعث ہرج ہوا۔ جو کہ سال بھر میں ۳۷۵۰۰۰ اشخاص کا کام ہوتا ہے۔

درختوں کی تقریباً ۵۰۰ اقسام گوشت خور ہیں وہ پتوں کے ذریعہ اپنے شکار کو پکڑتے ہیں۔ جو کہ بعد ازاں کھایا اور ہضم کیا جاتا ہے۔

گذشتہ مردم شماری کی رو سے ہندوستان میں ایک لاکھ ستر ہزار مرد اور ایک لاکھ ۳۷ ہزار عورتیں اندھی ہیں۔

ایک انگریز نے اپنے جسم پر ۷ فٹ لمبے اور ۶½ فٹ چوڑے پر جن میں ۱۵ گھوڑے کی طاقت کا انجن لگا ہوا تھا۔ لگا کر ۳۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آسمان میں پرواز کر کے ایک چھوٹے سمندر کو طے کیا۔

امریکہ میں گذشتہ مردم شماری کی رو سے ایک کروڑ ستر لاکھ آدمی اَن پڑھ پائے گئے ہیں

تمام دنیا میں ۲۱۷۳ شخص ایسے ہیں۔ جن کے ہاتھ کی ۶ انگلیاں ہیں۔ اور ۱۳۱۴ ایسے ہیں۔ جن کی سات انگلیاں ہیں۔

صرف مصنوعی ڈاڑھیاں اور بال بنانے کیواسطے پیرس میں ۱۸۹۵ء کو ۷ ہزار آدمی کام کرتے تھے۔

بورنیو کی قوم ڈیاک میں مقدمات فیصل کرنے کا عجیب دستور ہے۔ فریقین کے ہاتھ میں ایک ایک نمک کا ٹکڑا دے دیا جاتا ہے۔ دونوں اس کو پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ جس کا ٹکڑا پہلے گھل جاتا ہے۔ وہ مجرم سمجھا جاتا ہے۔

پانچویں سہ ماہی کے مجاہدین کیلئے اعلان

پانچویں سہ ماہی کو ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اسلئے تمام وقف کنندگان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب اس سہ ماہی میں تشریف لیجانا چاہتے ہیں۔ وہ دفتر کو فوراً مطلع کریں۔ اور جو بعض مجبوریوں کیوجہ سے نہیں جا سکتے۔ ان کو بھی فوراً دفتر کو مطلع کر دینا چاہیئے۔ پانچویں سہ ماہی ۱۵ مارچ سے شروع ہوگی۔

۱/۳/۲۴

فتح محمد سیال۔

نائب ناظر انسداد ارتداد قادیان

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)